عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | یکم تا ۱۴/شوال ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۴/اکتوبر تا ۷/نومبر ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۴۰/۴۱

قیمت: ۱۰ روپے

اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ضروری ہے؟

ظہورِ مہدی اور نزولِ مسیح

ایک خط کا جواب

پچیسویں ختمِ نبوت کانفرنس چناب نگر

خصوصی رپورٹ

حدود قوانین

ایک علمی و قانونی جائزہ

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

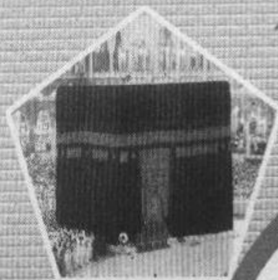

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ

آپ کے مسائل

ایک مسجد کو آباد کرنے کیلئے دوسری مسجد کو شہید کرنا:

س:......ایک قدیم مسجد جو چاروں طرف سے درختوں‘ باغات سے ڈھکی ہوئی ہے علاقہ انتہائی گرم‘ گرمی ناقابل برداشت‘ حتیٰ کہ مقتدیوں نے کہا کہ ہم گرمی میں نماز پڑھنے نہیں آئیں گے‘ مسجد کسی طرف سے بڑھائی بھی نہیں جاسکتی‘ تو کیا سو قدم کے فاصلہ پر نئی مسجد کا بنانا جائز ہے یا نہیں؟

اگر جائز ہے تو ظاہر ہے دونوں مسجدوں میں جماعت نہیں ہوسکتی‘ تو پھر کیا قدیم مسجد کو منہدم کردیں یا بند کردیں؟

ج:......ایک مسجد کا دوسری مسجد کے لئے انہدام قصداً جائز نہیں ہے‘ البتہ دوسری مسجد مذکورہ بالا ضرورت کے تحت بنا سکتے ہیں‘ لیکن اس کو آباد کرنے کے لئے پہلی مسجد کو منہدم نہیں کیا جاسکتا۔

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک نفل نماز ممنوع:

س:......نماز فجر کی دو رکعت سنت ادا کرنے کے بعد اگر جماعت میں کچھ یا زیادہ وقت باقی ہو تو کچھ لوگ مسجد میں نوافل وغیرہ جن کی تعداد مقرر نہیں‘ صرف وقت پورا ہونے تک ادا کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیا فجر کی نماز کی سنت اور فرض کے درمیان دیگر نفل نمازوں کی ادائیگی کا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج:......صبح صادق کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ اور نفل پڑھنا ممنوع ہے۔ قضا نماز پڑھ سکتے ہیں‘ مگر وہ بھی لوگوں کے سامنے نہ پڑھیں۔

نماز اشراق کا وقت کب شروع ہوتا ہے:

س:......ہماری مسجد میں اکثر اشراق کی نماز کے وقت پر جھگڑا ہوتا ہے‘ بعض حضرات سورج نکلنے کے پانچ منٹ بعد نماز پڑھ لیتے ہیں‘ جبکہ بعض اعتراض کرتے ہیں‘ ان کا کہنا ہے کہ پورا سورج پندرہ منٹ بعد نکلتا ہے‘ اس لئے پورے پندرہ منٹ بعد نماز کا وقت ہوتا ہے‘ آپ فرمائیں کہ اشراق کی نماز کا وقت سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد شروع ہوتا ہے؟

ج:......سورج نکلنے کے بعد جب تک دھوپ زرد رہے‘ نماز مکروہ ہے‘ اور دھوپ کی زردی کا وقت مختلف موسموں میں کم و بیش ہوسکتا ہے‘ عام موسموں میں پندرہ‘ بیس منٹ میں (زردی) ختم ہوتی ہے‘ اس لئے اتنا وقفہ ضروری ہے۔ جو لوگ پانچ منٹ بعد نماز شروع کردیتے ہیں وہ غلط کرتے ہیں۔ البتہ بعض موسموں میں دس منٹ بعد زردی ختم ہوجاتی ہے۔ پس اصل مدار زردی کے ختم ہونے پر ہے۔

توفیق کی دعا مانگنے کی حقیقت:

س:......توفیق کی تشریح فرمادیجئے؟ دعاؤں میں اکثر خدا سے دعا کی جاتی ہے کہ فلاں کام کرنے کی توفیق دے‘ مثال کے طور پر ایک شخص یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ مجھے نماز پڑھنے کی توفیق دے‘ مگر وہ صرف دعا ہی پر اکتفا کرتا ہے اور دوسروں سے یہ کہتا ہے کہ جب مجھے توفیق ہوگی تب میں نماز شروع کروں گا‘ اس سلسلے میں وضاحت فرمادیجئے تاکہ ہمارے بھائیوں کی آنکھوں پر پڑا ہوا توفیق کا پردہ اتر جائے۔

ج:......توفیق کے معنی ہیں کسی کار خیر کے اسباب من جانب اللہ مہیا ہوجانا‘ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے تندرستی عطا فرما رکھی ہے اور نماز پڑھنے سے کوئی مانع اس کے لئے موجود نہیں‘ اس کے باوجود وہ نماز نہیں پڑھتا‘ بلکہ صرف توفیق کی دعا کرتا ہے‘ وہ درحقیقت سچے دل سے دعا نہیں کرتا‘ بلکہ نعوذ باللہ دعا کا مذاق اڑاتا ہے‘ ورنہ اگر وہ واقعی اخلاص سے دعا کرتا تو کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ نماز سے محروم رہتا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ:۴۰/۴۱ یکم تا ۱۴ شوال المکرم ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۴/اکتوبر تا ۷/نومبر ۲۰۰۶ء

بیاد

امیرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیبِ پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتحِ قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہدِ ختمِ نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشینِ حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغِ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہیدِ ختمِ نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلسِ ادارت

- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- علامہ احمد میاں حمادی
- صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
- صاحبزادہ طارق محمود
- مولانا بشیر احمد
- مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

ظہورِ مہدی و نزولِ مسیح	اداریہ	۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیوں ضروری ہے؟	ضیاء الدین قاسمی الندوی	۸
حدود قوانین......ایک علمی وقانونی جائزہ	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی	۱۲
پاکستان کے ایٹمی سائنس دان کا ''ہاٹ پرسوٹ''؟	یونس خلش	۱۶
پچیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر	(خصوصی رپورٹ)	۱۹

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈال۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت۔ ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

ظہورِ مہدی و نزولِ مسیح

ایک خط کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

گزشتہ دنوں روزانہ کی ڈاک میں چند سوالات پر مشتمل ایک خط موصول ہوا، چونکہ خط میں وہی سوالات تھے جو عام طور پر قادیانی یا اس سے متاثر حضرات کیا کرتے ہیں، اس لئے افادۂ عام کے لئے سوال و جواب ہفت روزہ ختم نبوت کے ادارتی صفحات میں پیش کئے جارہے ہیں:

”س:...... یہودی اور عیسائی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر ہیں، پھر مسلمان کو یہودی اور عیسائی خاتون سے شادی کی اجازت کا کیا جواز ہے؟

س:...... شریعت کی تکمیل اور ختم نبوت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آسمان سے نازل ہونے اور امام مہدی کے آنے کا کیا جواز ہے؟ اس سے ختم نبوت پر کیا اثر پڑے گا؟

س:...... امام مہدی کو اگر اللہ نے مقرر کرنا ہے تو کیا امام مہدی کو امتی نبی کہا جاسکتا ہے؟ کیا امام مہدی پر ایمان نہ لانے والا اسلام سے خارج ہوجائے گا؟ امام مہدی سنی ہوں گے یا شیعہ؟

س:...... جو مسلمان علماء (اگر چہ ان کی تعداد کم ہے) حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد اور امام مہدی کے عقیدہ پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

س:...... کیا ختم نبوت نئے یا پرانے نبی کے آنے سے رکاوٹ نہیں ہے؟

س:...... علامہ اقبال کا نزولِ مسیح اور امام مہدی کے عقیدہ کے بارے میں کیا مسلک تھا؟

ان سوالات کا جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔“

عبدالخالق، مکان: 16/7 بی کرتار پورہ، راولپنڈی

ج:...... میرے محترم! یہ تو اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرنا چاہئے تھا کہ خود یہود و نصاریٰ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے منکر ہیں تو مسلمانوں کو ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح کی اجازت کیوں دے دی گئی؟ اس لئے کہ مسلمانوں کو اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت خود اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ دی ہے:

”الیوم احل لکم الطیبات وطعام الذین اوتوا الکتب حل لکم وطعامکم حل لھم، والمحصنت

من المؤمنت والمحصنت من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم اذا اتیتموھن اجورھن محصنین غیر مسافحین ولا متخذی اخدان‘ ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخسرین۔“

(المائدہ:۵)

ترجمہ:”……آج حلال ہوئیں تم سب کو ستھری چیزیں اور اہلِ کتاب کا کھانا تم کو حلال ہے‘ اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے‘ اور حلال ہیں تم کو پاک دامن عورتیں مسلمان اور پاک دامن عورتیں ان میں سے جن کو دی گئی کتاب تم سے پہلے‘ جب دو ان کو مہران کے قید میں لانے کو‘ نہ مستی نکالنے کو اور نہ چھپی آشنائی کرنے کو……“

میرے مخدوم! ہم کسی حکم شرعی کی وجہ اور اس کی علت معلوم کرنے کے مکلّف نہیں ہیں اور نہ ہی ہمیں اس کے پیچھے پڑنے کی ضرورت ہے‘ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا چاہئے کہ اس معاملہ میں اللہ اور اس کے رسول کا کیا حکم ہے؟ لہٰذا اہلِ کتاب کی خواتین سے نکاح اس لئے جائز ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کو جائز قرار دیا ہے……اور بس!

رہی یہ بات کہ یہود و نصاریٰ اور دوسرے کافروں اور مشرکوں کے مابین کیا امتیاز ہے کہ یہود و نصاریٰ یعنی اہل کتاب کی خواتین سے تو مسلمانوں کو نکاح کی اجازت دی گئی ہے مگر دوسرے کفار کی خواتین سے اس کی اجازت نہیں ہے۔

میرے مخدوم! اس فرق کا بیان بھی قرآن کریم میں موجود ہے‘ اور وہ یہ کہ: اہلِ کتاب اصول میں مسلمانوں سے متفق ہیں‘ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

”قل یٰاھل الکتب تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ‘ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔“ (آل عمران:۶۴)

ترجمہ:……”تو کہہ اے اہلِ کتاب‘ آؤ ایک بات کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ بندگی نہ کریں مگر اللہ کی اور شریک نہ ٹھہرائیں اس کا کسی کو‘ اور نہ بنادیں کوئی کسی کو رب‘ سوا اللہ کے۔“

خلاصہ یہ کہ اہلِ کتاب آسمانی مذہب کو ماننے‘ اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی کرنے‘ شرک نہ کرنے اور اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کو رب نہ ماننے میں مسلمانوں کے قریب ہیں‘ اس لئے ان کی خواتین سے نکاح بھی جائز ہے‘ لہٰذا جو اہلِ کتاب شرک کے قائل ہوں‘ یا آسمانی کتاب پر ایمان نہ رکھتے ہوں‘ ان کی عورتوں یا ایسی اہلِ کتاب خواتین سے بھی نکاح ناجائز ہوگا۔

اس کے برعکس چونکہ دوسرے غیر مسلم اتنا بھی نہیں کرتے‘ اس لئے ان کی خواتین سے مسلمانوں کا نکاح بھی ناجائز ہے‘ یہاں کسی کو یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے بھی تو شرک نہیں کرتے اور اللہ کے علاوہ کسی کو معبود بھی نہیں مانتے تو ان کی عورتوں سے مسلمانوں کا نکاح کیونکر ناجائز ہے؟……اس لئے کہ قادیانی کسی آسمانی مذہب کے پیروکار نہیں اور نہ ہی ان کے دین و مذہب کی کوئی اصل اور بنیاد ہے‘ بلکہ وہ آسمانی مذاہب اور آسمانی کتب خصوصاً قرآنِ کریم کے منکر ہیں‘ اس لئے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا اقرار و اعلان کرکے تمام آسمانی مذاہب سے برأت کا اعلان کردیا‘ لہٰذا اس معاملہ میں ان کا حکم اہلِ کتاب کا نہیں‘ دوسرے غیر مسلموں کا ہوگا۔

۲:……حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول اگر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں وارد نہ ہوا ہوتا‘ تو شاید آپ کا یہ اشکال لائق توجہ

ہوتا‘ مگر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا اعلان فرما کر یہ بشارت سنادی کہ قرب قیامت میں ان کے نزول پر تمام اہلِ کتاب مسلمان ہوجائیں گے‘ اسی طرح جب آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیثِ متواترہ میں اس کی صراحت فرمادی کہ: وہ حاکم وعادل بن کر نازل ہوں گے‘ خنزیر کا خاتمہ کریں گے‘ دجال کو قتل کریں گے اور اسلام کی اشاعت کریں گے‘ تو اب بتلایا جائے کہ اس پر اشکال کیونکر ہونا چاہئے؟

ہاں اگر بالفرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت ملتی یا آپ دوبارہ نازل ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت وشریعت کی ترویج کے بجائے اپنی نبوت اور دین وشریعت کی اشاعت وترویج کرتے تو یہ ختم نبوت کے منافی ہوتا‘ لیکن جب آپ کو نبوت ہی پہلے مل چکی ہے اور باوجود نبی ہونے کے آپؑ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین وشریعت کے پیروکار اور اس کی اشاعت و ترویج کے لئے دوبارہ نازل ہوں‘ تو اس سے ختم نبوت پر کیونکر حرف آئے گا؟ اور یہ ختم نبوت کے منافی کیوں کہلائے گا؟؟؟

۳:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور پر اعتراض تو تب کیا جاسکتا تھا جب خدانخواستہ یہ ہردو حضرات آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے منافی کسی کام اور سرگرمی میں مصروف ہوتے‘ اگر یہ ہردوحضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے مشن کی تکمیل کے لئے تشریف لائیں تو اس پر کیونکر اعتراض ہونا چاہئے؟

اگر بالفرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپؐ کی شریعت کی ترویج ختم نبوت کے منافی ہے تو کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ حضرت عمر رضی اللہ عنہٗ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہٗ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین‘ تابعین‘ تبع تابعین‘ ائمہ مجتہدین اور چودہ صدیوں کے وہ تمام علمائے امت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کو لے کر دنیا میں مصروف عمل رہے‘ ان کے وجود پر بھی اعتراض ہوگا‘ اگر ان پر اعتراض نہیں تو پھر ان حضرات کے نزول وظہور پر کیونکر اعتراض ہے؟؟؟

۴:...... حضرت مہدی علیہ الرضوان‘ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہوں گے اور جیسا کہ احادیثِ متواترہ سے ثابت ہے‘ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے ہوں گے‘ ان کا نام محمدؐ‘ ان کے والد کا نام عبداللہؓ‘ ان کی ماں کا نام آمنہ ہوگا‘ اور وہ سیّد ہوں گے‘ اگر وہ بالفرض امتی نبی کہلانے کے مستحق ہوتے تو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ان اوصاف وصفات‘ حلیہ اور خاندانی پس منظر کو بیان فرمایا ہے‘ اسی طرح آپ اس کی وضاحت نہیں فرماسکتے تھے کہ وہ امتی نبی بھی ہوں گے؟ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کو امتی نبی نہیں فرمایا تو مجھے اور آپ کو اُنہیں امتی نبی کہنے کا حق ہے؟

کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد: ”انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ......“ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا...... اسی طرح: ”لو کان بعدی نبی لکان عمر ......“ اگر میرے بعد کسی دوسرے کے نبی بننے کی گنجائش ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے بعد نبی ہوتے...... اسی طرح ارشادِ الٰہی: ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین“ (الاحزاب:۴۰)...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں‘ لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں...... کی واضح تصریحات کے بعد قیامت تک آنے والے کسی داعی اور مصلح کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کرنا یا اس کو اس منصب پر فائز کرنا‘ قرآن وسنت کی تکذیب کے مترادف نہیں ہوگا؟

بلاشبہ جب گزشتہ چودہ صدیوں کی پوری امت مسلمہ کے کسی عالم دین اور محقق نے آج تک ایسی کسی اصطلاح کا استعمال نہیں کیا' تو آج پندرھویں صدی کے کسی نام نہاد متنبی کو اس کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے؟؟

دیکھا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ ظلی' بروزی اور امتی نبی کی اصطلاح کا کہیں کوئی وجود نہیں' ہاں مرزا غلام احمد قادیانی وہ پہلا شخص ہے جس نے اپنے لئے ان اصطلاحات کا استعمال کر کے اپنے آپ کو انبیاء کی صف میں شامل کرنے کی ناپاک کوشش کی' لیکن افسوس کہ وہ اپنے منصوبہ میں بُری طرح ناکام ہوا' اس لئے کہ وہ قرآن وسنت اور چودہ صدیوں کے اکابر علمائے امت کی تصریحات کی روشنی میں اپنے آپ کو نبی تو کیا عام مسلمان بھی باور نہیں کرا سکا' یہی وجہ ہے کہ اس نے چور دروازے سے اس محل میں داخل ہونے کے لئے ان نام نہاد اور باطل تاویلات کا سہارا لیا' مگر بحمد اللہ! علمائے امت اور امت مسلمہ نے اس کا ایسا تعاقب کیا کہ وہ اپنی موت آپ مرگیا' اور اس کی یہ حسرت' حسرت ہی رہی۔

۵:...... چونکہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور متواتر احادیث سے ثابت ہے' اس لئے جو شخص ان کی آمد اور ظہور کا انکار کرتا ہے اس کا اہلِ حق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۶:...... بلاشبہ حضرت مہدی احادیث کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد: ''ما انا علیہ واصحابی'' کی شاہراہ پر گامزن ہوں گے۔ پھر یہ بھی طے شدہ امر ہے کہ حضرت مہدی کی آمد اور ظہور پر شیعہ' سنی سب ہی متفق ہیں' البتہ ان کی تعیین میں اختلاف ہے۔

میرے مخدوم! ان تفصیلات میں الجھنے کی بجائے ہمیں اجمالاً ان کی آمد اور ظہور پر ایمان رکھنا چاہئے' ہاں جن حضرات کو ان کے مسلک پر اشکال ہو' ہم ان سے درخواست کریں گے کہ جب حضرت مہدی تشریف لے آئیں تو اس وقت وہ حضرات بنفس نفیس ان سے ان کا مسلک معلوم کر کے اپنی تسلی کرلیں اور ان سے پوچھ لیں کہ حضور! آپ سنی ہیں یا شیعہ؟

میرے مخدوم! یہ خواہ مخواہ کے اشکالات ہیں اور عموماً قادیانی حضرات اپنی خفت مٹانے اور مسلمانوں کو الجھانے اور پریشان کرنے کے لئے اس قسم کے دور از کار سوالات کیا کرتے ہیں' ورنہ ان شبہات سے حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

۶:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ قرآن وسنت کا قطعی عقیدہ ہے' جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۷:...... ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نئے سرے سے نبی نہیں بنایا جائے گا یا اسے نئی نبوت نہیں دی جائے گی' رہی یہ بات کہ جن حضرات کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے نبوت مل چکی ہے' ان کا دوبارہ دنیا میں نازل ہونا اور نبی ہونے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور دین کی ترویج کرنا' ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔

۸:...... علامہ اقبال کا بھی نزول مسیح اور ظہور مہدی کے بارہ میں وہی عقیدہ تھا جو پوری امت مسلمہ کا ہے' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسے مدعی نبوت اور ظہور مہدی ونزول عیسیٰ کے منکر سے کھلے عام برأت کا اعلان کیا تھا اور ایسے شخص کو دین ومذہب اور مسلمانوں کا کھلا دشمن قرار دیا تھا۔

واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کیوں ضروری ہے؟

ضیاء الدین قاسمی الندوی

رسول کامل نبی خاتم محمد ﷺ کی بعثت دین کامل کے ساتھ ہوئی اور آپ کو خاتم النبیین ہونے کا شرف بخشا گیا دین کامل کا مطلب یہ ہوا کہ ”اسلام“ آخری وابدی دین ہے اور اس کے احکام ومسائل اپنی جامعیت وکاملیت کے باعث کسی قسم کی تبدیلی اور تنسیخ سے محفوظ ہیں، جس کی صراحت اور وضاحت قرآن وحدیث میں کرکے لوگوں کو بتادیا گیا کہ اب راہ نجات اور دستور عمل صرف اسلام ہی ہے، اسی دین کو پسندیدہ اور مقبول قرار دیا گیا ایک جانب اللہ نے اس کی کاملیت واتمام نعمت کو بیان فرمایا تو معاً بعد اس کو بندوں کے لئے اپنا پسندیدہ دین بھی کہہ دیا تاکہ قبول کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں تردد نہ رہے بلکہ ایک موقع پر اس سے بڑھ کر یہاں تک فرمادیا کہ اس دوسرے کسی دین کی پیروی بہرصورت قابل قبول اور سبب رضا ہو ہی نہیں سکتی، اگر کسی نے اس کامل دین کو چھوڑ کر گزشتہ ادیان ومذاہب میں سے کسی ایک پر عمل کیا باوجودیکہ وہ آسمانی وربانی دین رہ چکا ہے، لیکن چونکہ اسلام کے بعد کالعدم قرار پاچکا ہے، لہٰذا عمل کرنے والے کا سب عمل ضائع وبرباد ہی جائے گا، آیات قرآنیہ اپنی تمام تر فصاحت وبلاغت کے ساتھ اسلام کی ابدیت، جامعیت، اکملیت اور مقبولیت پر دلالت کرتی ہیں، اسی طرح حدیث رسول اللہ ﷺ سے بھی وضاحت ہوتی ہے۔

۱:...... آج کے دن ہم نے مکمل کردیا، تمہارے لئے تمہارے دین کو اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔“ (المائدہ:۳)

۲:......”بیشک دین (مقبول) تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔“

۳:......”اور جس کسی نے بھی اسلام کے سوا کسی دین کی پیروی کی تو اس سے (اس کا عمل) قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“ (آل عمران:۸۴)

”عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا کہتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جو نصاریٰ میں ہے، انجیل پر پوری طرح عمل پیرا ہے اور ایسے یہودی شخص کے بارے میں جو تورات پر پوری طرح عمل کرتا ہے اور وہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان بھی رکھتا ہے مگر اس کے باوجود آپ کے دین اور آپ کی شریعت پر عمل نہیں کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بارے میں کسی یہودی یا نصرانی نے سنا پھر بھی میری پیروی نہیں کی تو وہ جہنم میں جائے گا۔“ (اخرجہ دارقطنی فی الفراد)

عقلاً بھی اسلام کی اکملیت وکاملیت اور ابدیت وجامعیت کے ساتھ رسول عربی ﷺ کی کاملیت اور آپ کی رسالت ونبوت کی ابدیت ثابت ہوتی ہے، دوسری طرف قرآن اور حدیث بھی اس پر دلالت کرتے ہیں۔

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں، لیکن اللہ کا رسول ہے اور تمام نبیوں پر مہر ہے۔“ (سورۂ احزاب:۴۰)

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں مومن کا قائد ہوں اور فخر کی بات نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور کوئی فخر نہیں۔“ (دارمی)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو انبیاء پر چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے: میں جوامع الکلم دیا گیا اور میں رعب کے ذریعہ مدد کیا گیا اور میرے لئے مال غنیمت حلال کئے گئے اور میرے لئے زمین کو مسجد اور پاک بنادیا گیا اور میں تمام مخلوق کے لئے

مبعوث کیا گیا اور میرے ذریعہ نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا۔‘‘ (مسلم)

ان دونوں احادیث سے صرف یہی نہیں معلوم ہوا کہ آپ پر سلسلۂ نبوت ورسالت ختم ہوگیا اور اب دوسرا کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا بلکہ دوسری وہ خصوصیات بھی معلوم ہوئیں جو کسی اور رسول اور نبی کو نہیں دی گئیں‘ آپ قیامت کے دن مومنین کی قیادت فرمائیں گے‘ آپ کے لئے دشمنانِ اسلام سے میدان جنگ میں حاصل ہونے والا غنیمت حلال کردیا گیا‘ جب کہ پہلے کی امتوں پر اس کا استعمال حرام تھا اور آپ کے لئے زمین کے ہر حصہ کو مسجد بنادیا گیا‘ جب کہ پہلی امتوں پر لازم تھا کہ عبادت کے لئے وہ اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں ہی جائیں اور پانی نہ ہونے کی صورت میں یا اس پر قدرت نہ ہونے کی حالت میں پاک مٹی سے تیمّم کرنا جائز قرار دیا اور آپ کے اندر رعب ودبدبہ رکھا گیا‘ پھر آپ کی رسالت کا دائرہ محدود نہیں بلکہ عالمی سطح پر ہر دور کے لئے ہے‘ اس لئے کہ آپ کے ذریعہ انبیاء کی آمد کا سلسلہ بند کردیا گیا۔

آپ ﷺ کا اتباع کیوں ضروری ہے؟

جب آیات واحادیث سے ثابت ہوگیا کہ اسلام آخری اور مکمل دین ہے اور رسول اللہ ﷺ آخری رسول ہیں‘ جن کی رسالت قیامت تک رہے گی‘ اس میں کسی تبدیلی اور تحریف کی گنجائش ہی نہیں ہے تو نجات وہدایت کا صرف ایک ذریعہ ہی باقی بچا ہے اور وہ ہے مذہب اسلام‘ اور اسلام کوئی تصوراتی چیز یا صرف تھیوری نہیں‘ بلکہ یہ علم وعمل ہے عملی طور پر اس کو زندگی میں نافذ کرنا لازم ہے‘ اس کے لئے اس کا علم حاصل کرنا ضروری ہے کہ کس طرح اور کیونکر اس پر عمل کیا جائے گا؟ اس کے لئے رسول اللہ ﷺ کو عملی نمونہ بنایا گیا‘ آپ ﷺ نے اسلام کو اپنی ذات پر نافذ کرکے دکھایا اور اس کے بارے میں بتایا ہے‘ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو اسلام سے بالکل ناواقف تھے‘ آپ نے ان کو اسلام کی عملاً تعلیم دی‘ انہوں نے آپ کے اقوال واعمال سے اسلام کو سیکھا اور ہر ہر معاملہ میں آپ کی سو فیصد پیروی کی یہاں تک کہ ان کے اندر رسول اللہ ﷺ کی ہر ادا پیدا ہوگئی‘ کیونکہ اسلام لانے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مکمل طور پر کامل اخلاص کے ساتھ اپنے ارادوں اور خواہشوں کو رسول اللہ ﷺ کے اعمال واقوال کے تابع کردیا تھا‘ کہیں بھی اور کسی بھی موقع پر اپنی مرغوبات اور جذبات کو ترجیح دینے کا تصور بھی ان میں نہیں پیدا ہوتا تھا‘ اگرچہ کبھی بشری تقاضوں کے تحت اپنی رائے پر عمل کرلیا یا اپنے اجتہاد سے کوئی کام کرلیا تو اس کا احساس کرکے فوراً حاضر خدمت ہوتے تھے‘ پورا واقعہ گوش گزار کرتے اگر تائید وتصدیق ہوتی تو خوش ہوجاتے تھے اور اگر نکیر فرمائی گئی اور ناپسند کیا گیا تو توبہ واستغفار کرتے اور اصلاح کرلیتے تھے۔

اسی جذبۂ عمل کو اتباع واطاعت کہا جاتا ہے‘ اور اسلام اس کے بغیر عملی شکل میں ظاہر نہیں ہوسکتا اور نہ ہی نافذ ہوسکتا ہے۔ دوسری اہم چیز یہ ہے کہ اگر اتباع رسول کو لازم نہ کیا جاتا تو پھر ہر فرد اپنے ارادے اور عقل کی روشنی میں عمل کرتا‘ لہٰذا ہر فرد کا عمل دوسرے فرد کے عمل سے مختلف ہوتا‘ اتحاد وعمل کے بجائے اختلاف رائے وفکر اور اختلاف پیدا ہوجاتا جو طبعی طور پر باہمی اختلاف کا باعث ہوتا‘ اس لئے ہر شخص اپنے عمل کو حق اور صحیح تصور کرتا اپنی عقل وفہم سے جو چیز سمجھتا اسی کو اصول اور صحیح قرار دیتا نتیجہ یہ ہوتا کہ جھگڑے لفڑے‘ اختلافات‘ تنازعات کی فضا پیدا ہوجاتی‘ جبکہ اسلام دنیا سے شرور وفتن اور فسادات کو ختم کرنے کے لئے آیا تھا‘ مخلوق کے طبقاتی وخاندانی جھگڑوں کو ختم کرکے ان میں نفرت وعداوت کی جگہ محبت واخوت پیدا کرنا‘ اس کا مقصد تھا تاکہ اللہ کی زمین سے فسادات ختم ہوں‘ انسان اس حقیقت کو قبول کرلے کہ وہ سب ایک ماں باپ کی اولاد ہیں اور نسلی وعلاقائی یا رنگ وروپ اور قبیلہ وخاندان کا فرق محض ایک تعارفی ذریعہ ہے‘ ورنہ کسی انسان کو دوسرے اسی جیسے انسان پر صرف رنگ ونسل کی بنیاد پر کوئی فضیلت اور برتری نہیں ہے‘ صرف خوف خدا اور خشیت الٰہی ہی ایک ایسی صفت ہے جو کسی انسان کو افضل بناسکتی ہے اور اللہ کے نزدیک وہ معزز ہوسکتا ہے۔

لہٰذا اتنے سارے اہم اور بنیادی مقاصد اسی صورت میں حاصل ہوسکتے ہیں جبکہ لوگوں کو کسی ایسے نظریہ وعقیدہ پر متحد کیا جاتا اور کسی ایسے رہنما کے تابع بنایا جاتا جو اس نظریہ وعقیدہ کا محور ومرکز ہوتا‘ اسی لئے ایمان وتوحید کو اساس بناکر رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کو اس کا سرچشمہ بنادیا گیا کہ وہی ایمان معتبر اور وہی عمل مقبول ہوگا جو ہمارے رسول کی زبان اور کردار سے تم کو پہنچے گا اور قول وعمل سے ایمان وتوحید کی جو تشریح ہمارے محبوب رسول فرمائیں گے‘ اسی کے مطابق زندگی گزارنے پر اللہ تعالیٰ کی محبت ورضا سے سرفراز ہوں گے‘ اگر اس راہ میں کہیں تھوڑی بہت کوتاہی اور کمی واقع ہوجائے گی تو ہم درگزر سے کام لیں گے‘ اس لئے کہ کوئی حق اطاعت اور بندگی وفرمانبرداری کامل طور پر ادا کردے یہ انتہائی مشکل چیز ہے‘ قرآن نے متعدد مواقع پر اپنے بلیغ انداز میں اسی اطاعت اور اتباع کی ترغیب دی ہے:

’’آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو‘ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو

معاف کردے گا' بے شک اللہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

(آل عمران:۳۱)

"اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (سورۃ انفال:۴۶)

"پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو یقین رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب کلاموں پر اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم راہ پالو۔"

(الاعراف:۱۵۸)

آپ کو نمونہ عمل بنایا گیا' کیوں؟

چونکہ اتباع رسول کے بغیر نفاذ اسلام ممکن نہیں' خواہ فرد کی ذاتی زندگی ہو یا معاشرہ کی اجتماعی زندگی' اس لئے آپ ﷺ کو لوگوں کے لئے نمونہ عمل قرار دیا گیا اور تاکیدی حکم دیا گیا کہ تم کو رسول کامل کی جانب سے جو کچھ کرنے کو کہا جائے اس کو کرو اور جس سے رکنے کا حکم دیا جائے اس سے رک جاؤ

"ما آتاکم الرسول فخذوہ
وما نہاکم عنہ فانتہوا"

کیونکہ تمہارے لئے قیامت تک ہمارے رسول ہی اسوۂ حسنہ ہیں' آپ ﷺ کا کوئی فعل کوئی حکم ہماری مرضی اور اجازت کے بغیر نہیں ہوتا' وہ صرف وحی الٰہی کے مطابق کہتے ہیں اور کرتے ہیں:

"وما ینطق عن الھویٰ ان ھو
الا وحی یوحیٰ" (سورۃ النجم)

ایسا نہیں ہے کہ آپ ﷺ جذبات سے مغلوب ہو کر اپنی کوئی بات ملا دیں یا حالت غضب میں اور مسرت وخوشی کے لمحات میں اپنی خواہشات کے تابع ہو کر کوئی بات کہہ دیں' یہ منصب رسالت کے منافی حرکت آپ سے صادر ہونا محال ہے' لہٰذا پورے یقین وایمان کے ساتھ ان کی پیروی کرو' ان کو اپنے لئے نمونہ عمل بناؤ' ان کا ہر عمل احسان ہے' اس لئے ان کی ذات میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے:

"لقد کان لکم فی رسول
اللہ اسوۃ حسنۃ۔" (احزاب:۲۱)

غور کیا جائے تو اس آیت میں "فی" کے لفظ نے انتہائی وسعت پیدا کر دی' رسول اللہ کی ذات میں فرمایا گیا یہ نہیں کہا گیا کہ آپ کے عمل میں یا آپ کے قول میں بلکہ سراپا آپ کی ذات اَحسن ہے زندگی کے ہر لمحہ اور ہر شعبہ عین شریعت ہے' اس میں آنحضور ﷺ کا ہر عمل داخل ہے کھانا' پینا' بولنا' خاموش رہنا' تنہا رہنا' ناراض ہونا' خوش ہونا' خرید و فروخت کرنا' چلنا' بیٹھنا' لباس پہننا' عبادت' معاملہ' نکاح گھریلو زندگی' عوامی زندگی اس طرح لفظ "فی" نے گوشہائے زندگی کے چھوٹے بڑے ہر حصہ کو اپنے اندر سمو لیا ہے۔

سیرۃ النبی کا کوئی گوشہ مخفی نہیں:

دنیائے قدیم وجدید کے کسی بھی نامور قابل تقلید انسان کے بارے میں دعویٰ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ اس کی سیرت کا ہر گوشہ سب کے سامنے ہے' اس کی وجہ بھی ہے' اس لئے کہ جتنے بھی شہرۂ آفاق مثالی افراد ہوئے ان کے حیرت انگیز کارنامے بڑے ہونے کے بعد ہی لوگوں کے سامنے آئے ہیں اور اس کے بعد لکھے گئے ہیں' ابتدائی حالات کیسے تھے' کیا تھے؟ بہت ہی کم لوگوں کو اس کا علم ہو پاتا ہے' کیونکہ شروع میں وہ ایک عام بچہ ہی ہوتا ہے' اگر بہت معروف خاندان یا کسی بادشاہ کا فرزند ہوتا ہے تو تھوڑی بہت تفصیل محفوظ ہوتی ہے ورنہ اکثر حالات لوگوں سے مخفی ہی رہتے ہیں' مگر محمد عربی ﷺ کی ذات اقدس یکتا و تنہا ذات ہے' جن کی ولادت ہی کیا قبل ولادت مدتِ حمل کی کیفیات بھی محفوظ ہیں سن وار نہیں' بلکہ روزانہ کے حالات بھی محفوظ ہیں۔ نبوت سے قبل کی زندگی' آپ کے عادات واطوار اور اخلاق کی ایک دو نہیں ہزار ہا شہادتیں اور مثالیں محفوظ ہیں' پھر نبوت کے بعد اور وفات کے تمام حالات اتنی شرح وبسط کے ساتھ' تسلسل وتواتر کے ساتھ ملتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کے لوگ بھی آپ کی سیرت طیبہ سے آپ کے جسم اطہر اور مزاج وطبیعت کا مکمل خاکہ تیار کر چکے ہیں۔ شمائل وخصائل پر مکمل کتاب ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عقیدت ومحبت سے لبریز آنکھیں جمال نبوت اور کمال محمد کا باریکی سے جائزہ لیتی تھیں پھر ان کو مجبور کر دیا گیا اپنے ہی نہیں' غیروں اور دشمنوں نے بھی مخالفت ومعاندت کی نظر سے تنقیدی جائزہ لیا ہے اور کمال سیرت میں ایک لفظ بھی عیب کا نہیں لگا سکے' دوستوں اور دشمنوں نے جس مثالی زندگی کو دیکھا اور بیان کیا سب کو قدرت رب نے آنے والوں کے لئے محفوظ کر دیا تاکہ جن آنکھوں نے دیدار رسول کیا ہے وہ مبارک تو ہیں' لیکن بعد والے بھی سیرت رسولؐ کی روشنی میں بصیرت کی نگاہوں سے قیامت تک محبوب خدا کا سراپا دیدار کرتے رہیں گے اور اتباع رسول کرتے رہیں گے۔

بلکہ کچھ آگے بڑھ کر قرآنی آیات کے بیان کے تحت کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی ولادت سے بہت پہلے ہی آپ کی مکمل سیرت سے یہود ونصاریٰ کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔

"جو لوگ اتباع کرتے ہیں رسول نبی امی کا جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا تورات و

انجیل میں۔“ (اعراف:۱۵۷)

”اس کو پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔“ (بقرہ:۱۴۶)

سیرۃ النبی کلید نجاح وفلاح:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو واضح حکم دیا ہے کہ اسلام کو پوری طرح اپنی زندگی میں شامل کرلو اور اس کے سوا کسی اور کی پیروی مت کرو‘ خاص طور پر اسلام سے انحراف کرنا دراصل شیطان کی پیروی کرنا ہے چاہے کسی سابقہ آسمانی دین ہی کے نام پر کیوں نہ کی جائے۔

”اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہوجاؤ اور شیطان کے نشان راہ کی پیروی مت کرو‘ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“ (بقرہ:۲۰۸)

اور اسلام میں مکمل طور پر اسی صورت میں داخل ہوا جاسکتا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو پوری طرح اختیار کیا جائے اور جب ہم صحابہ کرام کی کامیابی و سرفرازی اور عزت و عظمت کے اسباب کا جائزہ لیتے ہیں تو صرف ایک ہی بات نظر آتی ہے کہ انہوں نے اطاعت رسول کو اپنی زندگی کا شیوہ بنا کر ہی اسلام کو مکمل طور پر اپنے اندر داخل کیا تھا‘ اسلام چونکہ عملی دین ہے اور اتباع نام ہے کسی عمل و کردار کی عملاً نقل کرنا اور صحابہ کرام ؓ نے عمل ہی کے ذریعہ اسلام کو اس کے آداب و شرائط کے ساتھ اختیار کیا تھا جو کہا گیا‘ اس پر عمل کر کے دکھایا‘ یہاں تک کہ عسرت و تنگی کی زندگی بسر کرنے والے عرب اسلام کی بدولت خوشحالی اور فارغ البالی سے ہمکنار ہوئے‘ اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان و زمین کی برکتیں اتاردیں‘ فتح و نصرت کے دروازے کھول دیئے‘ جن کا تصور نہیں کرتے تھے وہ تمام نعمتیں ایمان و اسلام کی بدولت ان کو حاصل ہوئیں‘ عزت و شہرت‘ قدر و منزلت‘ رضائے حق‘ قوت و شوکت اور دشمنوں پر غلبہ اور دنیا کی حکومت‘ آخرت کی جنت جب کہ وہ تمام ظاہری اسباب سے محروم تھے‘ ریگستانی زندگی‘ وحشیانہ تہذیب کے حامل عربوں کی کایا پلٹ کیوں ہوئی؟ کیا کسی مادی قوت کا دخل تھا؟ جس نے ان کو طاقتور بنایا تھا یا ایمان کی برکت اور رسول کامل کی اطاعت نے ان کو ایسا بلند مقام دیا کہ قیامت تک کے لئے زندہ جاوید ہوگئے‘ دنیا میں قائدانہ کردار ادا کیا اور مقتدائے امم بنے آخرت میں بھی خوشنودی رب کی بشارت سے سرفراز ہوئے‘ کتنی آیات ہیں‘ کتنی احادیث ہیں‘ جو شیدائیان نبی امی کے فضائل و مناقب میں وارد ہوئی ہیں اور قرآن کے صفحات پر مرقوم ہیں‘ ایسی عزت اور اتنی شہرت قیامت تک نہ کسی کو نصیب ہوگی اور نہ ان سے پہلے کی امتوں کو حاصل ہوئی اور آج بھی قرآن کریم کا یہی اعلان ہے کہ جو بستی بھی ایمان لائے گی‘ اللہ تعالیٰ سے ڈرے گی اس پر برکتوں کا نزول ہوگا۔

”اگر بستی والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان کی برکتیں کھول دیتے۔“ (اعراف:۹۷)

آج دنیا میں وہی مسلمان جو اپنے شاندار ماضی پر فخر کرتے ہیں‘ اپنے حال کو کس کسمپرسی اور ذلت کے ساتھ بسر کررہے ہیں‘ کیا کوئی چشم بینا رکھنے والا باشعور انسان کہہ سکتا ہے کہ یہ وہی قوم مسلم ہے‘ جس کا شاندار ماضی ہے‘ جس کے پاس حکمتوں کے خزانے اور کامیابیوں کی کنجی ہے‘ پھر ہم ان رحمتوں اور برکتوں سے کیوں محروم ہیں؟ اس کی وجہ صرف ایک ہے کہ ہم نے اسلام کو ایک فکر و نظریہ کے طور پر اپنی تقریروں‘ تحریروں اور بیانوں کے ذریعہ پیش کیا ہے۔

اسلام یقیناً آج بھی وہی پیغام اور تاثیر رکھتا ہے جو اپنے نزول کے پہلے دن رکھتا تھا اور جس کو مان کر اور اختیار کرکے ہمارے اسلاف نے ترقیات کے مراحل طے کئے تھے مگر آج کے مسلمان وہ نہیں جو پہلے کے تھے‘ ہم میں ہر فرد اپنا جائزہ لے کر خود اندازہ کرسکتا ہے کہ اس کی زندگی اسلام میں کتنے فیصد داخل ہے‘ جب ایک مسلمان اپنے پانچ فٹ کے وجود پر اسلام نافذ کرنے سے عاجز ہے تو پھر دنیا بھر میں اس کے ذریعہ اسلام کیسے نافذ ہوسکتا ہے اور اسلام دین کامل ہے‘ اس کا نفاذ بھی مسلم کامل سے ہی ہوگا اور کامل مسلمان بننے کے لئے سیرت النبی کا کامل اتباع مطلوب ہے جو کہ ہمارے اندر بالکل نہیں ہے۔ اب رسول اللہ ﷺ پر سیرت النبی کے جلسے اور مقالے اور تقریریں اور محبت رسول کے بلند و بانگ دعوے ہی ہمارا کل سرمایہ ہیں۔

آج مسلمانوں کی کثرت تعداد تو ہے مسلمانوں کے نام اور ان کے ممالک بھی ہیں‘ مگر اسلام کہاں ہے؟ اس کی حقیقت اور روح کیا ہوئی‘ جو ایوان باطل میں زلزلہ پیدا کردیتی تھی؟ جو ایک انسان کو دنیا کا سب سے بے خوف اور طاقتور بنادیتی تھی اور مسلمان کہاں گیا جس کی اذان سے نئی صبح زندگی کا آغاز ہوتا تھا؟؟

سبب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں
یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذان سے پیدا

☆☆...... ......☆☆

حدود قوانین......ایک علمی وقانونی جائزہ

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

"حدودِ شرعیہ" ان سزاؤں کو کہا جاتا ہے جو چند جرائم کے لئے قرآن کریم یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نے مقرر کردی ہیں۔ اس معاملے میں اسلام کا قانونِ فوجداری بڑا لچکدار ہے کہ اس میں چند گنے چنے جرائم کے سوا کسی بھی دوسرے جرم کی کوئی سزا ہمیشہ کے لئے مقرر نہیں فرمائی گئی' بلکہ تقریباً تمام جرائم کی سزا کا تعین حاکم وقت یا قاضی وقت یا آج کل کی اصطلاح میں مقننہ (Legislature) یا عدلیہ (Judiciary) پر چھوڑ دیا گیا ہے' وہ حالات و واقعات کی مناسبت سے جو سزا چاہیں دے سکتے ہیں' جسے اصطلاح میں تعزیر کہا جاتا ہے۔ صرف چند جرائم ایسے ہیں' جن کی سزا قرآن کریم یا سنت نے مقرر فرمادی ہے اور ان میں تبدیلی کا حق کسی کو نہیں دیا گیا' انہی سزاؤں کو "حدود" کہا جاتا ہے۔ چوری' ڈاکہ' زنا' شراب نوشی اور تہمت زنا جو "حدود آرڈی نینس" کا اصل موضوع ہیں' انہی جرائم میں داخل ہیں' ان خاص جرائم ہی کو سزاؤں کے ابدی تعین کے لئے کیوں منتخب کیا گیا ہے؟ اور انہیں بھی دوسرے جرائم کی طرح مقننہ یا عدلیہ کی صوابدید پر کیوں نہیں چھوڑا گیا؟ اس سوال کے جواب میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے اور کہا گیا ہے' لیکن فی الحال وہ ہمارے موضوع سے خارج ہے۔

میں ذاتی طور پر اس حقیقت پر ایمان رکھتا ہوں کہ وحی الٰہی کسی بات پر اسی وقت اصرار کرتی ہے' جب عقلِ انسانی کے کسی معاملے میں ٹھوکر کھانے کا احتمال ہوتا ہے' لہٰذا اس معاملے کا تصفیہ عقلِ انسانی کے حوالے کرنے کی بجائے وحی الٰہی کی طرف سے اس کا دوٹوک فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ کسی کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے' یہ فیصلہ ہر حالت میں واجب التعمیل ہے۔ ایسے معاملات میں بکثرت ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس فیصلے کی تعمیل کچھ غیر مرئی یا معنوی فوائد کی بھی حامل ہوتی ہے' جن میں سبب اور مسبب (Cause & Effect) کا رشتہ قابلِ دریافت نہیں ہوتا' شاید حدود کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اجمعین نے روایت فرمایا کہ:

"اللہ کی زمین میں کسی ایک حد کا عملی نفاذ چالیس روز کی بارش سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔" (سنن نسائی حدیث ۴۸۲۱' کتاب قطع السارق' وابن ماجہ: ۴۸۲۱)

اس لحاظ سے ایک اسلامی ملک میں حدود کے نفاذ کی اہمیت بالکل واضح ہے اور اس پر دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہیں' یہ بات درست ہے کہ جب ایک سراسر غیر اسلامی نظامِ قانون کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہو تو اس میں ترجیحات (Priorities) کے تعین میں آراء مختلف ہو سکتی ہیں' لیکن جہاں تک نفاذ حدود کا تعلق ہے اس کی اہمیت شک و شبہ سے بالاتر ہے' یہ بات بھی درست ہے کہ "حدود" اسلامی نظامِ قانون کا ایک حصہ ہے' اسلامی قانون اس میں منحصر نہیں ہے نیز اسلام نے قانون کی جکڑ بندی کے علاوہ اصلاحِ معاشرہ کے لئے بھی بہت سے احکام دیئے ہیں' جن سے جرائم کی روک تھام میں بڑی مدد ملتی ہے' لہٰذا ایک اسلامی حکومت کا کام صرف نفاذ حدود نہیں ہے بلکہ ایک ایسا ماحول پیدا کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے' جس کے نتیجے میں نفاذ حدود کی نوبت کم سے کم آئے' لیکن یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ خود حدود اگر ٹھیک ٹھاک انصاف کے ساتھ نافذ کی جائیں تو وہ ایسا ماحول پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ماحول کے مکمل پاکیزہ ہونے کے انتظار میں ان کے نفاذ کو غیر معین مدت تک معلق رکھنا بھی جائز نہیں۔

پاکستان میں حدود قوانین کا نفاذ:

ہمارے ملک میں ۱۹۷۹ء میں حدود کے قوانین نافذ ہوئے اور اس غرض کے لئے جو آرڈی نینس جاری کئے گئے ان سب کو عرفِ عام میں حدود آرڈی نینس کہا جاتا ہے۔

یہاں آگے بڑھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ جہاں تک اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم یا آپ کے عطا فرمودہ قانون کا تعلق ہے وہ تو یقیناً اتنا مقدس (Sacrosanct) ہے کہ اس پر کسی اعتراض

کی گنجائش ہی نہیں، لیکن جب اس حکم کو ایک مدون قانون (Coelified Law) کی شکل دی جاتی ہے تو یہ ایک انسانی عمل ہے جس میں غلطیوں کا بھی امکان رہتا ہے، قانون کی تسوید (Drafting) ایک انتہائی نازک عمل ہے، اس میں ہر ممکنہ صورتحال کا پہلے سے تصور کر کے الفاظ میں اس کا احاطہ کرنا پڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ انسانی عقل قاصر رہتی ہے اور اس طرح مسودۂ قانون میں کمزوریوں کا امکان ہمیشہ رہتا ہے۔ حدود آرڈی نینس بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے، اس میں بھی غلطیاں ہوسکتی ہیں، اس میں بھی اس نقطۂ نظر سے بعض امور قابلِ اصلاح ہوسکتے ہیں اور جب تک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم میں کوئی تبدیلی نہ ہو، اس میں بھی ترمیم واصلاح کا عمل ہمیشہ جاری رہ سکتا ہے اور جاری رہنا چاہئے، بشرطیکہ یہ عمل معروضی تنقید کے ذریعے ہو کسی عناد کا نتیجہ نہ ہو۔

حدود قوانین، اہم اعتراضات:

لیکن افسوس یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں گروہ بندی کی فضا نے اس قسم کے معروضی طرز فکر کی راہیں مسدود کر رکھی ہیں، جب کوئی مسئلہ خاص طور سے سیاسی سطح پر اٹھتا ہے تو لوگ فوراً دو گروہوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں، ایک گروہ ایک چیز کو سراپا سفید قرار دے کر اس میں کسی بھی دھبے کی نشاندہی کو کفر کے مترادف قرار دے دیتا ہے اور دوسرا گروہ اسے سراپا سیاہ قرار دے کر اس کی کسی خوبی کا اعتراف کرنے کو تیار نہیں ہوتا، یہی صورتحال اس وقت "حدود آرڈی نینس" کے بارے میں پائی جارہی ہے۔

ایک گروہ ہے جو "حدود آرڈی نینس" پر مذکورہ بالا نقطۂ نظر سے معروضی تنقید کرنے کی بجائے اس کے خلاف غلط اعتراضات اٹھا کر اسے بالکل منسوخ کرنے کا مطالبہ کر رہا ہے، ان میں سے بہت سے حضرات وہ ہیں جنہیں دراصل یہ بات بذات خود ناگوار ہے کہ کوئی بھی اسلامی حکم قانون کے طور پر نافذ ہو، وہ اصل اس سیکولر ذہنیت کے حامل ہیں کہ مذہب انسان کا انفرادی معاملہ ہے جسے ریاست کے کاموں میں دخل انداز نہیں ہونا چاہئے۔ "حدود" کے معاملے میں ان کا رویہ اس لئے مزید سخت ہوگیا ہے کہ مغرب نے عرصہ دراز سے جن اسلامی احکام کو اعتراضات کا نشانہ بنایا ہوا ہے، ان میں "حدود" سرِ فہرست ہیں، اس لئے "حدود آردی نینس" کتنی ہی بے داغ اور پاکیزہ شکل میں آجائے انہیں ہر قیمت پر اس کی مخالفت کرنی ہے، اس گروہ کی راہ میں مشکل صرف یہ ہے کہ اگر وہ کھل کر یہ کہے کہ ہمیں اسلامی قانون قابلِ تسلیم نہیں ہے تو یہ بات ایک مسلمان معاشرے، بالخصوص پاکستان میں سنی نہیں جاسکتی، لہٰذا وہ براہِ راست اسلام یا اسلامی قانون پر اعتراض کرنے کی بجائے ایک بالواسطہ طریقہ اختیار کرتے ہیں، چنانچہ "حدود آرڈی نینس" کے بارے میں بھی موثر ترین راستہ انہوں نے یہ سمجھا ہے کہ اس قانون کو "عورت دشمن" قرار دے کر خواتین کو اس کے مقابلے میں کھڑا کردیا جائے، اکبر الٰہ آبادی مرحوم تو کہہ ہی گئے ہیں:

اکبر ڈرے نہ تھے کبھی دشمن کی فوج سے
لیکن شہید ہوگئے بیگم کی نوچ سے

اس لحاظ سے خواتین کا احتجاج موثر ترین احتجاج ہے کہ اگر ایک مرتبہ یہ نعرہ لگا دیا جائے کہ کسی خاتون کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ہر غیرت مند شخص جوش میں آجاتا ہے اور بعض اوقات اس جوش میں اصل صورتحال کی تحقیق بھی پس پشت چلی جاتی ہے۔

حدود آرڈی نینس اور خواتین:

حدود آرڈی نینس کے بارے میں یہ بھی کہا جارہا ہے کہ اس میں عورتوں سے امتیازی سلوک برتا گیا ہے اور اس کی بنا پر خواتین شدید ترین ظلم وستم کا شکار ہیں اور اس کی بنا پر خواتین بے قصور سزایاب ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بات مختلف حلقوں کی طرف سے بے تکان دھرائی جارہی ہے، جس کی بنا پر غیر جانبدار حضرات بھی اس معاملے میں شکوک وشبہات کا شکار ہوگئے ہیں، اس لئے اس حقیقتِ حال کی ٹھیک ٹھیک وضاحت ضروری ہے۔

حدود آرڈی نینس میں ایک دفعہ بے شک ایسی ہے جس کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس میں مرد وعورت کے درمیان امتیاز برتا گیا ہے اور وہ ہے حدود کے مقدمات میں عورت کی گواہی کا مسئلہ، لیکن اس دفعہ کی بنا پر آج تک کسی بے گناہ عورت کو سزا نہیں ہوئی نہ اس سے کوئی قابلِ ذکر عملی فرق رونما ہوا ہے۔ اس بات کی وضاحت انشاء اللہ میں آگے کردوں گا، لیکن اس ایک مسئلے کو چھوڑ کر باقی جتنے معاملات میں ان قوانین پر عورت کے خلاف امتیاز برتنے والا قانون ہونے کا دعویٰ کیا جارہا ہے، وہ واقعہ کے مطابق نہیں ہے، یہ اعتراض قانون کے مطالعہ کے بغیر یا اس کے مضمرات کا کماحقہ جائزہ لئے بغیر کیا جارہا ہے بلکہ بعض اوقات صرف اس بنا پر کیا جارہا ہے کہ یہ بات پہلے سے دماغ میں فرض کرلی گئی ہے کہ اس قانون کو عورت کے خلاف تعصب کا قانون قرار دینا ہے، لہٰذا قانون کو وہ معنی پہنائے جارہے ہیں جو کسی بھی طرح اس سے نہیں نکلتے، چنانچہ اس سلسلے میں عجیب وغریب قسم کے لطیفے بھی سامنے آئے ہیں، اس کی دو مختصر مثالیں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، جن سے آپ کو یہ اندازا ہوگا کہ اس قسم کے اعتراضات کس ذہنیت کے ساتھ کئے جارہے ہیں۔

پہلی مثال:

حدود کے قوانین میں ایک قانون "قذف"

آرڈی نینس بھی ہے قذف کے معنی ہیں: زنا کی تہمت لگانا' اس قانون کا منشا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ عدالت سے تہمت لگانے والے پر سزا جاری کروائے۔ شریعت نے جہاں زنا کو بدترین جرم قرار دے کر اس کی سزا حد کے طور پر مقرر فرمائی ہے' وہاں زنا کی جھوٹی تہمت لگانے کو بھی بدترین جرم قرار دیا ہے اور اس کی سزا میں ۸۰ کوڑے بطور حد مقرر فرمائے ہیں' قذف آرڈی نینس اسی سزا کی تنفیذ کے لئے جاری ہوا ہے' اس آرڈی نینس میں ایک دفعہ ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ عدالت میں قذف کی شکایت کون دائر کرسکتا ہے' یہ قانون کی دفعہ 8A ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

Who can file a complaint Qazf?

(a) If the person in respect of whom the qazf has been committed is alive. that person or any person authorized by him.

قانون قذف میں صیغۂ مذکور کا استعمال:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف زنا کی جھوٹی تہمت لگائی گئی ہے' اگر وہ زندہ ہے تو وہ خود بھی درخواست دائر کرسکتا ہے' اور کسی شخص کو اپنا نمائندہ بنادے تو وہ نمائندہ بھی درخواست دائر کرسکتا ہے انگریزی میں یہاں "Any person authrozed by him" لکھا ہوا ہے' جس میں مذکر کی ضمیر "him" استعمال ہوئی ہے۔ قانون کا یہ مسلم اصول ہے کہ جب کوئی عام اصول بیان کیا جارہا ہے ہوتو وہاں خواہ مذکر کا صیغہ (Musculine Gender) استعمال ہوا ہو مگر وہ مونث کو بھی شامل ہوتا ہے' دنیا کے بیشتر قوانین میں یہی صورتحال ہے جو معروف اور مسلم ہے' لیکن چونکہ مرد و عورت کے درمیان امتیاز کا الزام حدود آرڈی نینس پر لگانا طے کرلیا گیا ہے' لہٰذا بعض حلقے مذکورہ دفعہ کے صیغہ مذکر کو پکڑ کر بیٹھ گئے کہ دیکھئے یہاں قذف کی درخواست دائر کرنے کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے' عورت کو نہیں۔ اگر یہ اعتراض کسی ایسے شخص کی طرف سے ہوتا جو قانون کی تعبیرات سے مانوس نہ ہوتو کہا جاسکتا تھا کہ اس نے یہ اعتراض ناواقفیت کی بنا پر کردیا ہے' لیکن یہ اعتراض اس کمیشن نے عائد کیا ہے جو حدود آرڈی نینس پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا اور جس میں متعدد ماہرین قانون شامل تھے' یعنی:

"National Commission For status of Women."

چنانچہ حدود آرڈی نینس پر اپنی رپورٹ میں اس کمیشن نے قذف آرڈی نینس کی مذکورہ بالا دفعہ 8A پر یہ تبصرہ فرمایا ہے:

"It is obvious form the wording used in this clause that the drafters of this law overlooked and completely ingnored women. exculsion of the term her means that it is only a man against whom qazf is committed is eligible to file a compliant."

''اس دفعہ میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں' ان سے یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ اس قانون کے بنانے والوں نے عورت کو مکمل طور سے نظرانداز کیا ہے......اس دفعہ سے مونث کے صیغے "her" کو نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ صرف مرد ہی ہے جو اپنے خلاف جھوٹی تہمت کی سزا دلانے کے لئے درخواست دائر کرسکتا ہے۔''

اس تبصرے کے ذریعے یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی ہے کہ حدود آرڈی نینس نے عورت کے خلاف اس حد تک تعصب برتا ہے کہ اگر مرد کے خلاف زنا کی جھوٹی تہمت لگائی جائے تو وہ تہمت لگانے والے کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے' لیکن اگر بے چاری عورت کے خلاف جھوٹی تہمت لگائی جائے تو وہ عدالت میں نہیں جاسکتی۔

قانون کا مسلمہ اصول:

اب اس اعتراض اور تبصرے کو ایک لطیفے کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے کسی بڑی قانون دانی کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ قانون کی کتابوں میں صیغۂ مذکر ہمیشہ صیغہ مونث کو بھی شامل ہوتا ہے' لہٰذا دفعہ کے مفہوم میں مرد و عورت دونوں داخل ہیں اور دونوں درخواست دائر کرسکتے ہیں' مثلاً اگر قانون میں یہ لکھا ہے کہ: ''جو شخص چوری کرے گا' اسے فلاں سزا دی جائے گی'' تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ چونکہ قانون میں ''کرے گا'' لکھا ہے ''کرے گی'' نہیں لکھا' اس لئے صرف مرد چوری کرے گا تو اسے سزا ہوگی' عورت چوری کرے گی تو اسے سزا نہیں ہوگی' لیکن چونکہ حدود آرڈی نینس کو ہر قیمت پر عورت کے خلاف ثابت کرنا طے کرلیا گیا ہے' اس لئے وہاں یہ سامنے کا قاعدہ بھی فراموش کردیا گیا۔

یوں تو یہ بات کہ صیغۂ مذکر میں مونث بھی داخل ہوتی ہے' ایک عام فہم اور معروف قاعدہ ہے' جس پر دلائل قائم کرنے کی ضرورت نہیں' لیکن چونکہ ''حدود آرڈی نینس'' کو ایک نرالی مخلوق کے طور پر پیش کیا گیا ہے' اس لئے میں خود قانون کے حوالے سے عرض کردوں کہ اس قانون میں بھی مذکر کا صیغہ مونث کو شامل ہوتا ہے' لہٰذا مرد اور عورت دونوں جھوٹی تہمت

کے خلاف عدالت میں جانے کا برابر حق رکھتے ہیں۔
اس قانون کی دفعہ 2B کی رو سے اس قانون پر مجموعۂ تعزیرات پاکستان (Pakistan Penal Code) کی تمام تعریفات کا اطلاق ہوتا ہے اور مجموعۂ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 8 میں یہ صراحت موجود ہے کہ:

"The person he and its derivatives are used for any person whether male of female."

''مذکر کے صیغہ "he" اور اس کے تمام مشتقات ہر شخص کے لئے استعمال ہوئے ہیں، خواہ وہ مذکر ہو یا مونث۔''

تعزیرات پاکستان کی یہ تصریح قانون سے ذرا مَس رکھنے والے ہر شخص کو ازبر ہوتی ہے، لیکن حدود آرڈی نینس کو عورت کے خلاف قرار دینے کے جذبے نے مذکر کے صیغے سے عورت کے خلاف تعصب برآمد کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔

دوسری مثال:

اسی قسم کی دوسری مثال ملاحظہ فرمایئے: جو ایک دوسرے لطیفے سے کم نہیں۔ حدِ زنا آرڈی نینس کی دفعہ 5A میں اس زنا کا تعارف کرایا گیا ہے جو موجب حد ہو، یعنی اس کے نتیجے میں حدِ شرعی جاری ہوسکتی ہے۔ تعریف کے الفاظ یہ ہیں:

"Zina is Zina laible to hadd if it is committed by a man who is an adult and is not insane with a woman to who be is not, and does not suspect, himself, to be married." (sec 5(1)(a))

سادہ لفظوں میں اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی بالغ مرد کسی بھی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرے جبکہ اسے اس عورت کے اپنی منکوحہ ہونے کا شبہ بھی نہ ہو تو وہ زنا موجب حد ہوگا۔ یہاں مرد کے ساتھ تو "adult" یعنی بالغ کا لفظ موجود ہے مگر عورت کے ساتھ نہیں ہے، جس کی وجہ واضح ہے کہ زنا کرنے والا مرد اگر بالغ نہ ہو تو اس پر حد جاری نہیں ہوسکتی، لیکن اگر کوئی بالغ مرد کسی بھی عورت سے زنا کرے تو خود وہ عورت بالغ ہو یا نابالغ دونوں صورتوں میں مرد پر حد جاری ہوگی۔ زنا کرنے والے مرد کے لئے بالغ ہونے کی قید لگائی گئی ہے، لیکن جس عورت کے ساتھ جرم کا ارتکاب کیا جارہا ہے، اس کے ساتھ بالغ کی قید اس لئے نہیں لگائی گئی تاکہ زیادتی خواہ بالغ عورت کے ساتھ ہو یا نابالغ کے ساتھ، دونوں صورت میں زیادتی کرنے والے پر حد جاری کی جاسکے۔ لہٰذا حقیقت تو یہ ہے کہ مذکورہ تعریف میں ''عورت'' کے لفظ کے ساتھ ''بالغ'' کی قید ہی نہیں ہونی چاہئے تاکہ نابالغ بچیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتی پر بھی حد کی سزا جاری ہوسکے، لیکن چونکہ اس بات کے دلائل تلاش کرنا ضروری تھے کہ حدود آرڈی نینس نے عورت کے خلاف امتیاز برتا ہے، اس لئے جب یہ عبارت نظر آئی جس میں مرد کے ساتھ بالغ لکھا ہے اور عورت کے ساتھ نہیں لکھا تو نتائج کو سوچے سمجھے بغیر یہ اعتراض کردیا گیا کہ یہ عبارت عورت کے خلاف تعصب کی علامت ہے۔

''نیشنل کمیشن فار اسٹیٹس آف ویمن'' نے حدود آرڈی نینس پر اپنی جو رپورٹ مرتب کی، اس میں اس دفعہ پر تبصرہ کیا گیا ہے:

"As the tern adult had been used for a man, it should also have been used for a woman."(P6)

''جب بالغ کی اصطلاح مرد کے لئے استعمال کی گئی تو عورت کے لئے بھی استعمال کرنی چاہئے تھی۔''

اب ذرا غور فرمایئے کہ اگر مذکورہ بالا عبارت میں عورت کے ساتھ بھی ''بالغ'' کا لفظ بڑھا دیا جائے تو عبارت کیا بنے گی؟ اور اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ کمیشن کی تجویز کے مطابق عبارت یوں ہونی چاہئے کہ:

''اگر کوئی بالغ مرد کسی بالغ عورت سے زنا کا ارتکاب کرے تو وہ زنا موجب حد ہوگا۔''

اس کا واضح نتیجہ یہ ہوگا کہ زنا کرنے والے مرد کو حد کی سزا اسی وقت ہوگی جب اس کی زیادتی کا شکار کوئی بالغ عورت ہو، لیکن اگر اس نے زیادتی کسی نابالغ بچی کے ساتھ کی ہو تو وہ حد کی سزا سے بچ جائے گا۔
اندازہ فرمایئے کہ عورت کا تحفظ حدود آرڈی نینس کی موجودہ عبارت میں زیادہ ہے یا کمیشن کی تجویز میں؟

ان دو مثالوں سے آپ یہ اندازہ فرماسکتے ہیں کہ حدود آرڈی نینس کے خلاف اعتراضات کتنی سنجیدگی اور کیسی سوچ کے ساتھ کئے جارہے ہیں، قومی خواتین کمیشن کی ایک اور بات بھی قابلِ غور ہے۔ رپورٹ میں یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ حدود قوانین کی مختلف دفعات کو خواتین کے خلاف امتیازی طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور خواتین کو ان کی بنیاد پر بے بنیاد مقدمات میں الجھا دیا جاتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق جیلوں میں مقید 80 سے 90 فیصد خواتین حدود کے مقدمات میں زیر حراست ہیں۔ یہ حقیقی اعداد و شمار کے اعتبار سے قطعاً غلط اور بے بنیاد بات ہے۔

(جاری ہے)

پاکستان کے ایٹمی سائنس دان کا ”ہاٹ پرسوٹ“؟

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو رسوا کرنے کی جو مہم چل رہی ہے‘ اس بارے میں اس امر کے شواہد موجود ہیں کہ اس مہم کے پیچھے امریکا کے ساتھ ساتھ‘ ایک مخصوص اقلیتی جماعت (قادیانی) کا ہاتھ بھی ہے

۲۹/ جنوری ۱۹۸۴ء کی ایک روشن اور خوشگوار صبح میں اس اساطیری کردار کے روبرو بیٹھا اس سے پاکستان کے جوہری پروگرام کی روداد سن رہا تھا‘ جس نے ملک کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنا کر ایک عالم کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا تھا‘ میرے لئے یہ تاریخ ساز لمحات تھے جن کی دستک آج بھی دل پر سنائی دیتی ہے‘ ملک کے مایہ ناز ایٹمی سائنس دان ڈاکٹر قدیر خان سے یہ میری پہلی براہ راست بالمشافہ ملاقات تھی‘ جس کا وقت ایک گھنٹہ مقرر ہوا تھا‘ ان کی گفتگو اس قدر تجسس اور پراشتیاق تھی کہ یہ دورانیہ پھیلتے پھیلتے تین گھنٹوں پر محیط ہو گیا مگر داستان شوق پھر بھی مکمل نہ ہو سکی‘ میرا اشتیاق دیکھ کر ڈاکٹر صاحب نے اگلے دن ایک اور تفصیلی نشست کا اہتمام کیا۔

یہ ایک طویل اور انکشاف انگیز انٹرویو تھا جو لاہور کے ایک ویکلی جریدے میں شائع ہوا‘ تاہم اس انٹرویو میں چند ایسے سخن ہائے ناگفتنی تھے جو اشاعت سے قبل ڈاکٹر صاحب کی ذاتی سنسر کی نذر ہو گئے‘ جنرل ضیاء الحق کی حکومت تھی‘ احتیاط کے باوجود دو ایسی باتیں شائع ہو گئیں جس سے جنرل ضیاء کی پیشانی پر شکنوں کا جال بچھ گیا‘ ایک جناب بھٹو کے بارے میں کہ وہ ہالینڈ سے ڈاکٹر صاحب کو لائے تھے‘ بھٹو کی تصویر کشی جنرل ضیاء کو ناگوار گزری دوسرے (قادیانی نژاد) ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق یہ ریمارکس کہ یہودی لابی نے انہیں نوبل پرائز کے لئے کیوں منتخب کیا؟ ایک جنرل ضیاء پر بار خاطر ہوئی اور دوسری کے لئے کسی اور مقام سے ڈور ہلائی گئی‘ چنانچہ ان کی اشاعت پر تردید کے لئے ہدایت نازل ہوئی حکم حاکم مرگ مفاجات کی رو سے ان مندرجات کی بادل نخواستہ تردید شائع کرنا پڑی۔

اس وقت یہ بات زبان زد عام تھی کہ جنرل ضیاء نے ایک فرقہ کے دباؤ پر تردید کے لئے پریشر ڈالا‘ یہ تعجب کی بات تھی کہ جنرل ضیاء ایک راسخ العقیدہ مذہبی مزاج کے آدمی تھے‘ وہ کیسے اقلیتی جماعت کے زیر اثر آ گئے؟ بعد ازاں اس اقلیتی جماعت کی سیاسی طاقت کا اندازا اس وقت ہوا جب ایک صدارتی

یونس خلش

آرڈی نینس کے تحت چند پابندیاں عائد کی گئیں تو عالمی سطح پر جنرل ضیاء کے خلاف شدید ردِعمل ہوا اور بڑے منظم انداز میں ان کے خلاف تشہیری مہم برپا کر دی گئی‘ ایک پمفلٹ شائع کیا گیا‘ اس میں جنرل ضیاء کو مخاطب کرتے ہوئے دھمکی دی گئی کہ ہماری جماعت پر حرف زنی کرتے ہوئے بھٹو کے عبرتناک انجام کو پیش نظر رکھا جائے‘ کوئی شک نہیں کہ بھٹو نے قومی اسمبلی میں اقتدار کے آخری ایام میں واشگاف الفاظ میں انکشاف کیا تھا کہ ہاتھی غضب کا حافظہ رکھتا ہے‘ اس نے میرا تعاقب ترک نہیں کیا قومی اسمبلی میں ان کے یادگار خطاب کے بعد عوام کی نظر میں امریکا کی عداوت بالائے بام آ چکی تھی‘ اس نے ہاٹ پرسوٹ ان کی قبر تک جاری رکھا اور وہ ایٹمی طاقت کے معمار ہونے کی پاداش میں سوئے دار تک پہنچے مگر بین السطور نگاہ رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ امریکا کے انتقام میں اقلیتی جماعت کے غیظ و غضب اور عناد کا کتنا بھیانک حصہ تھا‘ ان کے ایک نامور سائنس کے دانشور بھٹو صاحب کی زندگی میں ہی ان کے نام ایک غضبناک مکتوب میں ۱۹۷۳ء کے دستور کی ایک ترمیم واپس لینے کی دھمکی دے چکے تھے‘ اس مکتوب کے مندرجات سے سابق صدر جناب رفیق تارڑ پوری طرح آگاہ ہیں‘ چنانچہ یہ بات بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ ڈاکٹر قدیر کی رسوائی میں امریکا کے مکروفن کے ساتھ اقلیتی جماعت (قادیانی) کے اکابرین کا کس قدر حصہ ہے‘ وہ ۱۹۸۴ء سے بڑے تواتر کے ساتھ امریکا کو فکری اور نظری وسائل فراہم کرتے چلے آ رہے ہیں‘ امریکا اور ان کے درمیان یہ فکری توارد بڑا پراسرار اور معنی خیز ہے‘ موجودہ حکومت کے شریک کار سینئر جناب ڈاکٹر خالد رانجھا نے اسرائیل اور اس جماعت کی فکری رفاقت اور عزائم‘ بے نقاب کرتے ہوئے کہا:

”امریکی معیشت اور میڈیا مکمل طور پر یہودیوں کے ہاتھ میں ہے‘ ان کی کمیونٹی کا اپنا ایک مرکز ہے‘ آپ کے علم میں شاید یہ بات نہ ہو کہ ہمارے وطن میں بھی

لوگوں کی ایک ایسی جماعت ہے جو اپنی آمدنی کا دس فیصد اسی پابندی سے اسرائیل کے خزانے میں جمع کراتے ہے' جیسے مسلمان فطرانہ دیتے ہیں' وہ ٹیکس کی ادائیگی میں تو غفلت برت سکتے ہیں مگر اسرائیل کو دس فیصد دیتے ہوئے کبھی غفلت نہیں برتیں گے۔" (اردو ڈائجسٹ جون ۲۰۰۶ء)

ڈاکٹر خالد رانجھا نے اپنے خطاب میں کہا کہ برطانیہ کے بعد امریکا نے جذبہ جہاد کو تحلیل کرنے کے لئے مذہبی جماعتوں کا تعاون حاصل کیا' ان کے خیال میں یورپ مسلمانوں کے ٹینک اور اسلحے سے خوفزدہ نہیں وہ اگر خائف ہے تو اس ایٹم بم سے جسے جہاد کہتے ہیں' تیسری افغان جنگ میں ہزیمت کے بعد برطانیہ نے ایک کمیشن تشکیل دیا جس نے دس سال کی انکوائری کے بعد برطانوی فوج کی ناکامی کا تجزیہ کرتے ہوئے چار اسباب کی نشاندہی کی' کمیشن کی تحقیق کے مطابق سب سے بڑا فیکٹر یہ تھا کہ برطانوی فوج اپنے سپاہی کو سکھاتی ہے کہ پسپا کیسے ہونا ہے' جبکہ مسلمان فوجی صرف جذبہ شہادت سے سرشار میدان جنگ میں اترتا ہے' لہٰذا جب تک مسلمانوں کے شوق شہادت کو ختم نہیں کیا جاتا' اس وقت تک دوبارہ افغانستان پر حملہ نہ کیا جائے' اسی باعث امریکا کی کوشش ہے کہ جہاد کے جذبے کو کسی طور سلب کردیا جائے' خالد رانجھا نے کہا کہ: "پچھلے دنوں میں جماعت احمدیہ (قادیانی) کی تاریخ پڑھ رہا تھا جو ۱۹۰۵ء میں بنی تھی اور بیان کی گئی رپورٹ کے بعد یہ اس سلسلے کی ایک کڑی تھی کہ کس طرح مذہبی جماعتوں ہی کے ذریعے جذبہ جہاد کو ختم کردیا جائے۔" (اردو ڈائجسٹ جون ۲۰۰۶ء)

امریکا اور اقلیتی جماعت کے درمیان نظریاتی توارد اور اشتراک حد درجہ معنی خیز ہے' گمان کیا جاسکتا ہے کہ ڈاکٹر قدیر کے ساتھ عناد اور ان کے خلاف منظم انداز میں چلائی جانے والی مہم میں امریکا کے علاوہ ان لوگوں کا ہاتھ بھی ہے' جن کے جماعت مذکور (قادیانی) کے ساتھ گہرے روابط قائم ہیں' برطانیہ نے تیسری افغان جنگ کے بعد اس جماعت (قادیانی) کی تخلیق میں مرکزی کردار ادا کیا اور اپنی تمام ریسرچ کو امریکا کے سپرد کردیا' اس جماعت کے یروشلم میں مشن قائم ہیں' جن کا اعتراف پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر قادیانی نے ڈنکے کی چوٹ پر کیا' اس کی تفصیل ممتاز صحافی منیر احمد منیر کے زیر ادارت شائع ہونے والے جریدے میں چھپ چکی ہے' انہی دنوں معروف اسرائیلی اخبار "یروشلم پوسٹ" میں اس جماعت کے مشن کے سربراہ کی اسرائیلی وزیر اعظم (غالباً بیگن) کے ساتھ ایک تصویر شائع ہوئی' جس میں اسرائیلی وزیر اعظم کا اس بات پر شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے مشن کے سربراہ کے تین سالہ عرصہ قیام میں تمام ضروری سہولتیں فراہم کیں' نوائے وقت نے "یروشلم پوسٹ" کے حوالے سے اس تصویر کو شائع کیا' اس تصویر کو دیکھ کر نامور اور روشن خیال کالم نویس نے اپنے ایک کالم میں لکھا کہ وہ ۱۹۷۳ء کے دستور میں کی گئی ترمیم کو محض بھٹو صاحب کا سیاسی شاخسانہ سمجھتے رہے اور اس سے زیادہ اس کو اہمیت نہیں دی مگر "یروشلم پوسٹ" میں اس تصویر کی اشاعت سے مجھے اپنی رائے پر نظر ثانی کرنا پڑی اور آج اس بات کا ادراک ہوا کہ اس وقت دستور میں ترمیم کرکے جناب بھٹو صاحب نے ایک صائب اور وقیع فیصلہ کیا تھا۔

ان شواہد اور آثار سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے ممتاز ایٹمی سائنس دان کی کردار کشی اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف امریکا کے شریک کار کون لوگ ہیں اور کہاں کہاں مورچہ زن ہیں؟ یہ پوری تکون ان کے خلاف بیک وقت سرگرم رہی ہے اور انہوں نے یہ ہاٹ پرسوٹ ابھی تک ملتوی نہیں کیا' دوسری طرف ہمارا ازلی دشمن چیخ چیخ کر نشتر زنی کرتا رہا کہ وہ ڈاکٹر قدیر کو عبرت کی مثال بنا کر چھوڑیں گے' اس نے ڈاکٹر عبدالکلام کو سر آنکھوں پر بٹھایا' متعصب ہندو بھی انہیں کورنش بجالاتا ہے' بھارت کی تمام سیاسی جماعتیں اپنے ایٹمی سائنس دان کی عزت و تکریم میں یکسو ہیں' ادھر ہم نے اپنے ایٹم بم کے خالق کو "اعتراف جرم" پر مجبور کرکے پورے عالم میں بے ننگ و نام کردیا' اسے نظر بندی کی سولی پر چڑھا کے کینسر جیسے بھیانک مرض میں مبتلا کردیا ہے' جس شخص نے مغرب کی عشرتوں اور رعنائیوں کو ترک کیا' مالی آسودگیوں اور خطیر مشاہرے کا ایثار گوارا کیا' ملک کو ایٹمی طاقت بنانے کے لئے بھٹو کے ایماء پر زندگی کی تمام ترغیبات کو قربان کیا' اس کا کل اثاثہ اور کائنات یہ جذبہ تھا کہ وطن کو ناقابل تسخیر بنادیا جائے' یہ الگ کربناک داستان ہے کہ یہاں آ کر ایک لابی نے ان کی راہ میں اس قدر رکاوٹیں کھڑی کیں کہ وہ دل برداشتہ ہوکے واپس جانے پر مجبور ہوگئے' مگر بروقت جناب بھٹو کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے فوری طور پر مداخلت کرتے ہوئے اس لابی کی سازش کو ناکام بنادیا اور ڈاکٹر صاحب کو پورے وقار کے ساتھ تمام اختیارات سے لیس کیا' اس شرمناک منصوبہ کا پردہ پورے سیاق وسباق کے ساتھ مولانا کوثر نیازی نے اپنی کتاب "اور لائن کٹ گئی" میں چاک کیا ہے' اس لابی کی کوئی چال بھٹو صاحب کی موجودگی میں کارگر نہ ہوسکی' کیونکہ وہ بھی جنون کی حد تک پاکستان کو ایٹمی طاقت دیکھنا چاہتے تھے' مگر موجودہ قیادت امریکی یلغار اور جاہ وجلال کے سامنے ریت کی دیوار

کی طرح ڈھیر ہوگئی اور شاید نامور امریکی مورخ سموئیل ہنٹگٹن کے تصورات کو عملی جامعہ پہنانے پر کمربستہ ہوتی نظر آتی ہے ’’تہذیبوں کے تصادم‘‘ کی عالمگیر شہرت کی حامل کتاب کے بعد اس کی ایک اور شر انگیز تصنیف "Who are we" میں امریکی مورخ نے امریکا کو تجویز کیا ہے کہ: ’’اس وقت پاکستان ہمارے لئے سب سے خطرناک ملک ہے‘ جو ایک ایٹمی طاقت بن کر ابھرا ہے وہ اسلامی دنیا کی قیادت کی صلاحیت سے بہرور ہے‘ اس لئے ہماری پہلی توجہ اس کی تخریب اور شکست و ریخت پر مرکوز ہونی چاہئے‘‘ مگر مقتدر کلاس امریکا کی خوشنودی کے لئے ہر وہ کام سرانجام دے رہی ہے جو کسی غیور قوم کا شیوہ نہیں۔

بار الٰہ یہ دن بھی دیکھنا تھے کہ جس شخص نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنا کر ہماری نسلوں کے مستقبل کو بھارت کے جنگی جنون اور جارحیت سے محفوظ کیا‘ ایک عالم میں پاکستان کو شوکت و منزلت عطا کی ایسی پر عظمت اور پرشکوہ شخصیت کو حوالہ زنداں کردیا گیا‘ جہاں زندگی کی ہر امنگ دم توڑ رہی ہے‘ ان کی شعر و ادب سے رغبت دیکھ کر میں نے اپنی پہلی ملاقات میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ وہ اپنا پسندیدہ شعر سنائیں‘ تو انہوں نے بے ساختہ محسن بھوپالی کا یہ شعر سنایا تھا:

اگر کچھ تھی تو بس یہ تھی تمنا آخری اپنی
کہ تم ساحل پر ہوتے اور کشتی ڈوبتی اپنی

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ انہیں یہ شعر بے حد مرغوب ہے‘ معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ شعر کیوں حرزِ جاں بنایا؟ اب تو یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ شعر ان کی آنکھوں سے بہہ رہا ہے‘ مجھے ان کی پسندیدگی سے خوف دامن گیر ہوتا ہے‘ اللہ کریم ان کو ہماری آرزوؤں کے صدقے زندگی اور صحت عطا فرمائے۔

(بشکریہ روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ سنڈے میگزین کراچی)

حفاظ طلباء اور پرائمری پاس طلباء کیلئے خوشخبری

مدرسہ تعلیم القرآن ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر

میں درجہ کتب و درس نظامی کا اجراء

☆...... اس سال مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی میں 10/شوال ۱۴۲۷ھ سے درجہ فارسی کے تینوں حصوں یعنی اعدادیہ سال اول‘ سال دوم اور سال سوم کا تعلیمی داخلہ ہوگا۔

☆...... پرائمری پاس طلباء کو عربی اور فارسی کے ساتھ مڈل کی تیاری سے باضابطہ محکمۂ تعلیم سے امتحان دلایا جائے گا۔

☆...... حفاظ طلباء کو عربی اور فارسی کے ساتھ پرائمری کی مکمل تیاری سے باضابطہ محکمۂ تعلیم سے امتحان دلایا جائے گا۔

☆...... آئندہ ہر سال ایک درجہ بڑھا کر ان طلباء کو عربی تعلیم خامسہ تک اور اسکول کی تعلیم میٹرک تک حسب ضابطہ محکمہ تعلیم مکمل کرائی جائے گی۔

☆...... اسلامی تعلیم اور جدید تعلیم کا شوق رکھنے والے والدین اپنے بچوں کے داخلہ کے لئے 10/شوال ۱۴۲۷ھ تک مسلم کالونی چناب نگر تشریف لائیں۔

☆...... حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا‘ اس شعبہ کے نگران اعلیٰ ہوں گے۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ:

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

061-4583486

حضرت مولانا اللہ وسایا

0300-7314337

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ مسلم کالونی چناب نگر

047-6212611

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

چھبیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی اجمالی رپورٹ تو آپ ملاحظہ فرما چکے اب اس کی تفصیلی رپورٹ قارئین کیلئے پیش خدمت ہے جسے مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کے زعیم مولانا غلام اکبر ثاقب نے اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قلم بند کیا ہے۔ (ادارہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے چھبیسویں سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ گیٹ کے اندر داخل ہوتے ہیں تو آپ میں سے ہر فرد میزبان ہوتا ہے۔ اس پر سامعین کی دلچسپی کے لئے علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے دو واقعات سنائے:

پہلا واقعہ: جس کے سننے والوں میں مولانا محمد علی جالندھریؒ بھی شامل تھے فرمایا: عالم دنیا جس میں حق اور باطل دونوں ہیں حق و باطل ایمانیات و کفریات حق پرست اور باطل پرست چلے آ رہے ہیں کبھی حق غالب ہوتا ہے اور کبھی باطل اس وقت قادیانیت سنگین ترین فتنہ ہے اس کے مقابلہ میں جو جماعت ہوگی وہ اللہ کو اتنی ہی محبوب ہوگی جتنی کہ وہ جماعت جس نے کفر کو مٹانے کے لئے حضور ﷺ کا ساتھ دیا وہ افضل ترین جماعت ہے جو قادیانیت کا مقابلہ کرے گی قیامت کے دن وہ اللہ کو محبوب ہوگی میں حاضرین غائبین اور اپنے شاگردوں کو وصیت کرتا ہوں کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ تمام کام سے ضروری سمجھیں آج تک تحریک ختم نبوت کے پیچھے حضرت شاہ صاحب کی وصیت دعائیں اور سوز و گداز شامل ہے۔

دوسرا واقعہ: مقدمہ بہاولپور کے سلسلہ میں ایک عالم دین دارالعلوم دیوبند گئے اور درخواست کی کہ آپ ہماری مدد کریں حضرت شاہ صاحب حج کے سفر کے لئے بمبئی تشریف لے جا چکے تھے خط دیکھا اور ساتھیوں سے فرمایا کہ میراحج کا ارادہ ختم تم حج کے لئے جاؤ میں بہاولپور جاؤں گا رفقاء حیران کہ آپ کے بغیر حج کیسے؟ فرمایا: میں نے دو تین سیکنڈ میں اپنے اعمال کا جائزہ لیا تو مجھے اپنے اعمال میں کوئی عمل ایسا سامنے نہ آیا جو میری بخشش کا ذریعہ بن سکے میں نے ارادہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور ختم نبوت کے لئے بہاولپور کا سفر کرلوں تو اس جماعت کے صدقے یہ عمل یقیناً قبول ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقیناً راضی ہوں گے جس سے میری بخشش ہو جائے گی۔

بہاولپور میں حضور علیہ السلام کی ذات اور منصب زیر بحث ہو اور میں مدینہ منورہ پہنچوں اور حضور ﷺ فرما دیں گے کہ یہاں کیا لینے آیا ہے؟ تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس جماعت کا ڈھانچہ حضرت شاہ صاحب نے اپنے شاگردوں کے ذریعہ ترتیب دیا انگریز حکمران تھے وہ کسی کام کی اجازت دے کر اسے کینسل نہیں کرتے تھے اسی بنا پر وہ اجازت ہی نہیں دیتے تھے بہت مشکلات سے یہ جماعت گزری ہے بہت ہی مشکل سے قادیانیت کی تبلیغ کو روکا گیا ایسے بہادر غازی اتنی تکلیفیں برداشت کر گئے جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادی مذاکرات کے بادشاہ تھے لیاقت علی خان مرحوم سے ملاقات کی اور مرزا قادیانی کے کفریہ حوالے دکھلائے لیاقت علی خان اتنا روئے کہ آج تک کوئی افسر نہیں رویا بلکہ مجھے بھی رلا دیا اور کہا کہ آپ نے اپنا حق ادا کر دیا اب میرا کام ہے۔ لیاقت علی خان مرحوم کے قاتل قادیانی تھے جیسے ضیاء الحق کے قتل کا پتا نہیں چلا ایسے لیاقت علی خان مرحوم کے قتل کی تفتیش پر مشتمل فائل جس طیارہ میں لے جائی جا رہی تھی وہ طیارہ ہی کرش کر دیا گیا۔

ایوب خان کے ارد گرد قادیانی جمع ہو گئے اور ایک لیٹر صوبائی گورنمنٹ کو بھجوا دیا کہ کسی جلسہ میں مرزائیوں کو کافر نہ کہا جائے جبکہ مرزا کو کافر کہنا عین اسلام ہے مرزا کو دجال کہنا عین اسلام ہے حکومت قادیانیوں کو مسلمان سمجھتی ہے ہم نے اس دور میں بھی کام کیا جب قادیانیوں نے راولپنڈی میں جلسہ کیا اور کراچی میں جلسہ رکھا حضرت مولانا لال حسین اختر رحمہ اللہ کراچی تھے ان کے جلسہ پر قبضہ کیا اور خطاب کیا۔

مرزائیوں نے ایک جلسہ ۵۱-۱۹۵۲ء لانگے خان باغ ملتان میں رکھا ملتان کے تمام مسلمان پریشان تھے اشتہار چھاپے گئے ملتان مجلس کا مرکزی دفتر تھا شاہ جیؒ رہتے تھے شاہ جیؒ کی کوششوں سے وہ جلسہ نہ ہو سکا اور قادیانی ذلیل و رسوا ہوئے۔ حضرت

شاہ صاحب رحمہ اللہ کے پاس دو تین ایسے نوجوان بیٹھے تھے جنہیں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں پولیس نے بہت مارا تھا' مجھے یہ بات چوہدری غلام نبی امرتسریؒ گوجرانوالہ نے سنائی' پولیس تشدد کی وجہ سے ان نوجوانوں میں ایک ایسا جوان تھا جو اولاد کے قابل نہیں رہا تھا' یہ سنگدلی اس لئے ہوئی کہ تم ختم نبوت کا نام لیتے ہو' شاہ جیؒ نے اس کے لئے صحت کی دعا کی' بائیس سال بعد اولاد ہوئی۔

شاہ جیؒ مستجاب الدعوات ہونے کے باوجود آزمائشوں سے گزرے' جیسے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزمائش کی بھٹی سے گزارا گیا' چوہدری غلام نبیؒ نے جب شاہ جیؒ سے درخواست کی کہ آپ میرے لئے اولاد کی دعا کریں' شاہ جیؒ نے فرمایا کہ غلام نبی تو مجھے بہت بڑا ولی سمجھتا ہے' غلام نبی نے کہا: اس میں کیا شک ہے اور کہا شاہ جیؒ صرف ولی ہی نہیں سمجھتا جنت کا حصول آپ کے سبب سے سمجھتا ہوں' شاہ جیؒ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے حضور جب میں پیش ہوں تو اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کا حکم فرمادیں تو تمہیں ساتھ لئے بغیر جنت کو دیکھوں گا نہیں (یعنی ختم نبوت کے لئے مار کھانے والے رضا کاروں کے بغیر جنت نہیں جاؤں گا)۔

ہم ہر سال جائزہ لیتے ہیں کہ ساتھیوں کو کیا کیا سہولتیں دیں' یہاں جو آتا ہے' تکلیف برداشت کرنے کی نیت سے آتا ہے' یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے قلبی تعلق کی وجہ سے ہے۔ اب چاروں طرف سے اس جماعت کو ختم کرنے کی کوشش ہو رہی ہے' اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وتوقیر کی ضمانت لے رکھی ہے' ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے پر اترتے ہیں' جہاد کے عنوان سے جو محنت اور کوشش ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے' سب سے بڑا جرم اور گناہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہے' کفار کی بدبختی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے الجھنے لگ گئے اور ایک جماعت حضور کے تحفظ کے لئے مصروف ہے' جماعت کے رفقاء لٹریچر لیتے ہیں اور ہر وقت تازہ دم رہتے ہیں۔

یہ دور فتنوں کا دور ہے' حضور علیہ السلام کی ذات' خلفاء راشدین' حضرات صحابہ کرامؓ' ائمہ اربعہؒ تابعین اور تبع تابعین کی طرف منسوب صحیح بات ہو' ان تمام امور کی نسبت تحقیق کے بعد ایمان لاؤ اور اسے عقل سے نہ پرکھو۔ اس وقت ارشادات نبوی کو زیر بحث لایا جارہا ہے' نعوذ باللہ! مولانا محمد علی جالندھریؒ بیمار تھے' سیّد صاحب نے ان کے پاؤں کو ہاتھ لگایا تو مولانا محمد علیؒ نے پاؤں کھینچ لئے اور فرمایا: میں نے آج تک کسی سیّد زادہ سے خدمت نہیں کرائی' پھر فرمایا: تمام ذرائع بخشش کے ختم ہو جائیں گے تو حضور ﷺ کی سفارش آخری ذریعہ ہوگی۔ اس وقت ایک طبقہ منصب سفارش کا منکر ہے' اس پر دلائل دیتا ہے لیکن جتنے دلائل دیتا ہے وہ سر سیّد اور قادیانیوں اور منکرین حدیث سے لئے گئے ہیں' اور اسی ضمن میں حیات عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کا انکار ہے' ہم مسلمان جب اعمال صالحہ کرتے ہیں تو کوئی عمل خیال میں' سوائے شفاعت رسول کے نہیں آتا' ٹھنڈا پانی حضرت صدیق اکبرؓ پلائیں گے اور یہ صرف امت مسلمہ کو ملے گا اور پانی پلانے والے صحابہ اور اتقیا ہوں گے۔

امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: میں نے اپنے استاذ کو خواب میں دیکھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضورؐ کے دائیں رخسار سے ایک آدمی نے رخسار لگا رکھا ہے' تو بتایا گیا کہ یہ حضور ﷺ کے جد امجد حضرت ابراہیم ہیں' مجھے پیاس لگی تو حوض کوثر سے آبخورے آرہے تھے اور فرمایا کہ یہ پانی آپ کی اجازت سے ملے گا' حضورؐ نے اشارہ کو دیکھ کر مجھے پانی پلانے کا حکم فرمایا۔

ہمارے پاس کوئی فنڈ نہیں تھا' آج الحمد للہ! پوری امت سرخرو ہے' جتنا ابتلا تکوینیات میں مقدر تھا ہو چکا۔

حضرت شاہ صاحب جیسا خطیب آپ پھر نہیں دیکھیں گے' حضرت شاہ صاحب جو تلاوت فرماتے' اس سے عمدہ تلاوت میں نے نہیں سنی' جب تک شاہ صاحب زندہ رہے قادیانی دندناتے رہے' جب شاہ جیؒ مولانا جالندھریؒ مولانا لال حسین اخترؒ چلے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا استعمال کیا' قادیانیوں نے بھٹو کو اقتدار میں لانے کا فیصلہ کیا' اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ اس بھٹو سے انہیں ہٹوانا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے تھے کہ شاید کوئی طاقتور حکمران آئے جو ان کی جڑ کو کاٹ سکے' یہ بالکل ایسے ہے جیسے موسیٰ کو دریائے نیل میں ڈلوایا اور فرعون سے کھلوایا پلایا' اللہ تعالیٰ کا ارادہ کچھ اور تھا' تو بھٹو کو قادیانی لائے اور بھٹو نے انہیں رگڑ دیا اور دونوں گروپ کو کافر قرار دلوایا گیا۔

یورپ اور حکمران قادیانیوں کا ساتھ نہ دیں اور آخرت کو ترجیح دیں' پوری انتظامیہ جنت میں جائے' تو یہ وہ کام کریں جو جنت میں لے جائے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کی بخشش کی درخواست کریں گے' ایک پوری اولاد آدم کے لئے سفارش کریں گے' دوسرا اپنی امت کے لئے شفاعت کریں گے کہ ان کا حساب جلدی لیا جائے' یہ درخواست اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔

آپ کی نشست گاہ ہوگی جو خاص طور پر آپ

کے لئے رکھی جائے گی' اور اللہ تعالیٰ سے درخواست فرمائیں گے کہ آپ میری امت کی ایک جماعت کو بغیر حساب جنت میں بھیج دیں' ہم تو چاہتے ہیں تمام افسران بالا جنت میں جائیں۔

دوسری مرتبہ آپ عرض کریں گے کہ کچھ امتی ایسے بھی ہیں جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں' انہیں بھی معاف فرمادیں' اللہ تعالیٰ انہیں بھی جنت میں داخل فرمائیں گے' پھر تیسری مرتبہ فرمائیں کہ میرے شہر مدینہ منورہ کے باسیوں کی بھی مغفرت فرمادیں' اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے' پھر چوتھی مرتبہ فرمائیں گے کہ جو لوگ میری وفات کے بعد سالہا سال تک ترک وطن کرکے میرے مدینہ میں سکونت اختیار کی' ان کی بھی مغفرت فرمادیں' اللہ تعالیٰ ان کی بھی مغفرت فرمائیں گے۔ اس کے بعد شفاعت عامہ فرمائیں گے' اپنے گناہ گار امتیوں کے لئے فرمائیں گے' اللہ تعالیٰ وہ بھی قبول فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت عامہ میں مجھے اور آپ کو بھی شامل فرمائیں اگر خدمت میں کچھ کمی وکوتاہی ہو تو درگزر فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں تین باتوں پر مختصراً روشنی ڈالوں گا:

۱:...... پاپائے روم نے جو کچھ کہا۔

۲:...... امریکی وزارت خارجہ نے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالنے کا اعتراف کیا۔

۳:...... فرقہ واریت کی آڑ میں ختم نبوت کے لٹریچر پر حکومت نے پابندی لگائی۔

۱:...... پاپائے روم نے بین المذاہب مکالمہ کی بات کرتے ہوئے ایک پرانی بحث شروع کردی ہے یہ ایک کھسائیہ موضوع ہے' تاریخ فیصلہ دے کر اس باب کو بند کرچکی ہے' پوپ ایک نیا تنازعہ کھڑا کررہے ہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے' یہ بہت بڑا جھوٹ ہے' دو تین مختصراً حوالے پیش خدمت ہیں:

☆:...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام قبول کرنے آئے تو تلوار کس کے پاس تھی؟

☆:...... مکہ مکرمہ میں تیرہ سالہ مظالم برداشت کئے گئے' تلوار کس کے پاس تھی؟

☆:...... حبشہ میں مسلمانوں نے پناہ لی تو تلوار کس کے پاس تھی؟

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے تین راتیں حرم میں گزاریں' تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوجائے' حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں دار ارقم میں لے گئے' انہوں نے اسلام قبول کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے قبیلے کو سمجھاؤ' جب ہم کہیں تو علی الاعلان اظہار اسلام کرنا' لیکن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حرم میں علی الاعلان کلمہ پڑھا' چاروں طرف سے کفار ٹوٹ پڑے' حضرت عباس درمیان میں آئے اور فرمایا کہ بنو غفار کا قبیلہ شام کے راستے پر ہے' جس سے تمہارا تجارتی راستہ بند ہوجائے گا' بس دوسرے دن پھر اعلان کیا' ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تلوار تھی یا کفار کے تیرہ سال میں تلوار کسی کے پاس رہی؟ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک انڈونیشیا ہے' وہ بغیر فوج کشی کے فتح ہوا' چار ہزار جزائر میں کسی جزیرہ پر فوج کشی ہوئی۔

☆:...... آج اسلحہ' عسکری' ٹیکنالوجی کفار کے پاس ہے' یا مسلمان کے پاس۔ مسلمان ملک تو اپنے دفاع کے لئے اسلحہ نہیں بنا سکتا۔

یورپ' امریکا' آسٹریلیا میں ہزاروں لوگ مسلمان ہورہے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام دلیل کی قوت سے پھیلا' طاقت تمہارے پاس ہے' دوسو سال سے زور لگا چکے ہو دوسو سال کی کوشش کے باوجود مسلمان کی کمٹمنٹ قرآن اور اسلام کے ساتھ برقرار ہے' زندہ کنکشن اور مردہ کنکشن میں ہی فرق ہے کہ زندوں کا جوش اور شیٹ ورک صحیح ہے اگر چہ سیٹ خراب ہے۔ کنکشن صحیح نہ ہو تو سیٹ کچھ نہیں کرسکتا۔ حکمران کہتے ہیں کہ ہم پر کوئی دباؤ نہیں' امریکا جوتے بھی مارتا ہے' اسٹیٹ رپورٹ امریکا نے کہہ دیا ہے کہ قادیانیت کے بارہ میں آئینی ترمیم اور حدود آرڈی نینس' گستاخ رسول ایکٹ کے بارہ میں مسلسل دباؤ ڈال رہے ہیں' یہ فیصلے پاکستان کی منتخب اسمبلیوں کے ہیں' یہ فیصلے عوام کے ہیں' امریکا الٹا لٹک جائے یہ قوانین موجود رہیں گے۔

فرقہ وارانہ لٹریچر پر پابندی اس کا حصہ ہے' قادیانیوں کو مسلمانوں کے فرقہ میں شامل کیا جائے' قادیانی مسلمانوں کے داخلی فرقوں میں سے فرقہ نہیں ہے' نہ یہ سازش پہلے کامیاب ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی' حکمرانو! قادیانی مسلمانوں میں کبھی بھی شامل نہیں ہوسکتے' ہم علامہ اقبال کے فیصلے پر قائم ہیں' یہ کوشش جاری رہے گی اور قادیانیوں کو کبھی بھی مسلمانوں کا حصہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

کارروائی اجلاس مرکزی مجلس عمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان:

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا' صدارت حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی اور حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے خطاب فرمایا' حضرت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا حدیث پاک میں ہے: ''افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر''

قرآن وحدیث میں جہاد کے متعلق بہت کچھ

کہا گیا سورۃ صف میں آپ نے پڑھا حق تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں عذاب الیم سے بچانے والی ہے۔‘‘

یہاں لفظ تجارت استعمال کیا اور حدیث میں ہے کہ ہر شخص اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے یا اس کو نجات دیتا ہے، انسان اپنی قوتوں کو صرف کرتا ہے اپنی صلاحیتوں کو صرف کرتا ہے، اگر ہم نے اچھی باتوں میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کیا تو یہ نفع کا سودا ہے اور اگر ہم نے اپنی صلاحیتوں کو غلط کاموں میں صرف کیا تو ہم نے خسارے کا سودا کیا، حدیث پاک میں ہے دجال سب سے بڑا فتنہ ہے، دجال نے چونکہ آپؐ کی امت میں آنا تھا، اس لئے دجال کے بارے میں آپؐ نے بہت کچھ بتایا ہے، حالانکہ دجال کا تذکرہ تو آدمؑ سے جاری ہے، آپؐ نے فرمایا کہ دجال کی اگر سب علامتیں تمہیں یاد نہ رہیں تو یہ علامت یاد رکھنا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس امت کے لوگ دجال سے ٹکرائیں گے، آپؐ نے فرمایا: دجال مدینہ کی کنکروں والی زمین تک آئے گا لیکن اندر داخل نہیں ہوگا، مدینہ طیبہ سے ایک شخص دجال کی طرف نکلے گا، دجال کے دربان اس کو روکیں گے اور اس کو دجال کی طرف لے جائیں گے تو وہ دجال کو دیکھ کر کہے گا یہ دجال ہے، یہ دجال ہے، دجال اس کی سخت پٹائی کرے گا لیکن وہ پھر بھی کہے گا کہ یہ دجال ہے، دجال آرے کے ذریعے اس کو چیر کر قتل کردے گا، پھر اسے زندہ کرکے پوچھے گا کہ تو اب مجھے مانتا ہے تو وہ شخص کہے گا کہ اب تو مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تو دجال ہے، دجال پھر اسے قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اسے قتل نہیں کرسکے گا، آپؐ نے اس شخص کو افضل الشہداء قرار دیا ہے، اس دجال اکبر کے علاوہ آپؐ نے تیس دجالوں کا ذکر فرمایا ہے، جو نبوت کے دعوے کریں گے۔

دجال کا معنی حق اور باطل کو خلط ملط کرنے والا ’دجال اکبر سے پہلے جھوٹے مدعیان نبوت آئے ہیں، سب سے پہلا اجماع سیدنا صدیق اکبرؓ کے زمانہ خلافت میں مسیلمہ کذاب اور دوسرے مدعیان نبوت کے خلاف ہوا اور مدعیان نبوت کے خلاف صحابہ کرامؓ نے جہاد کیا، نبوت کے جھوٹے دعوے کرنے والوں کو حدیث پاک میں دجال کہا گیا ہے، جس طرح دجال اکبر کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی طرح جھوٹے مدعیان نبوت دجالوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم ہے، نوجوانوں کی تربیت کریں کہ ان دجالوں کے خلاف جہاد کریں، اپنے اپنے علاقوں میں نوجوانوں کو منظم کریں اور منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کریں اور مسلمانوں کا ایمان بچانے کی کوشش کریں، ہم اگرچہ غریب ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے سرکشوں کی گردنیں غریبوں کے سامنے جھکائی ہیں۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمایا: مجلس کے دستور کے مطابق فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے مجلس کی رکنیت سازی ہوتی ہے۔ محرم الحرام سے چھ ماہ تک بنیادی رکنیت سازی ہوئی پھر مقامی جماعتوں کے انتخابات ہوئے، تین سال بعد امیر مرکزیہ کے انتخاب کی تجدید ہوئی ہے، دستور میں نائب امیر کا نام لکھا ہے اور اکثر نائب امیر مرکزیہ استعمال ہوتا ہے، آئندہ دستور میں نائب امیر مرکزیہ لکھا جائے گا، اسی طرح مرکز کے ممبران کو مرکزی ارکان نمائندگان کا نام دیا جاتا ہے، آئندہ مرکزی ارکان کے لئے ارکان مرکزی مجلس عمومی لکھا جائے گا۔

اس وقت ۲۸۶ مرکزی عمومی کے ارکان تجدید عہد کے لئے امیر مرکزیہ کے لئے حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ اور نائب امیر مرکزیہ کے لئے حضرت سید نفیس الحسینی شاہ کا نام نامی اسم گرامی تجدید عہد کے لئے پیش کرتا ہوں، امید ہے آپ بیک زبان تائید فرمائیں گے، تمام اراکین مجلس عمومی نے بالاتفاق تائید کی۔ مرکزی مجلس شوریٰ کے ارکان حضرت امیر مرکزیہ خود نامزد کریں گے۔ حضرت خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اختتامی دعا فرمائی۔

چوتھی نشست میں ردِ قادیانیت کورس میں کامیابی حاصل کرنے والے ۲۲۵ فضلاء میں اسناد تقسیم کی گئیں، اس نشست کی صدارت حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے فرمائی اور اپنے دست مبارک سے حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ کی معیت میں فضلاء کو اسناد دیں اور قیمتی کتب بطور انعام عنایت کیں، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تمام فضلاء کے نام پکارے اور خوش قسمت فضلاء نے حضرت امیر مرکزیہ کے دست مبارک سے اسناد اور انعامات وصول کئے، مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے فرمایا اس دفعہ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے ۲۵۲ حضرات نے داخلہ لیا، جن میں سے ۲۲۹ نے امتحان دیا اور سب کامیاب ہوئے پہلی دس پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جاتی ہیں، پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب کے علاوہ مجلس کی طرف سے نقد رقم بھی بطور ہدیہ پیش کی جاتی ہے۔

مجلس کے زیر اہتمام چناب نگر کے مدرسہ میں حفظ قرآن مجید کی پانچ کلاسیں جاری ہیں‘ اس سال اکیس حفاظ کرام نے حفظ کا امتحان دیا اور پاس ہوئے‘ ان حفاظ کی دستار بندی صاحبزادہ خلیل احمد صاحب فرمائیں گے اور ان کو اپنے دست مبارک سے انعام اور اسناد دیں گے۔ صاحبزادہ خلیل احمد نے حفاظ کی دستار بندی فرمائی اور اسناد و انعامات تقسیم فرمائے۔ آئندہ سال سے مجلس کے فیصلے کے مطابق اس مدرسہ میں شعبہ درس نظامی کا اجراء ہو رہا ہے‘ اب حضرت دعا کرتے ہیں حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ نے دعا کرائی۔

مولانا محمد نواز فیصل آبادی نے فرمایا مسلمان ذاتی طبیعت کو شریعت کے تابع کرکے دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔

مولانا محمد طیب نے فرمایا مجلس ہر جگہ قانون کے دائرے میں رہ کر عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرتی رہی ہے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا‘ حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد صاحب اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ مولانا ضیاء الدین آزاد مدظلہ نے فرمایا‘ ہم اور آپ جس جگہ جمع ہیں‘ یہ امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری ان کے رفقاء مولانا محمد علی جالندھری‘ قاضی احسان احمد شجاع آبادی‘ مولانا سیّد محمد یوسف بنوری کی قربانیوں کا ثمر ہے کہ سابق ربوہ جس میں مسلمانوں کا داخل ہونا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا‘ آج اسے کھلا شہر قرار دیا جاچکا ہے‘ جہاں آج ختم نبوت کے رضا کار بانگ دہل اعلان ختم نبوت کررہے ہیں‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرامن جماعت ہے‘ جس کی جدوجہد سے مسلمان سرِ عام پھر رہے ہیں اور یہاں کسی قادیانی کو مسلمانوں کے خلاف بات کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پاکستان پر اور حکمرانوں پر احسان ہے کہ اس جماعت نے فرقہ واریت کو پیدا نہیں ہونے دیا۔

جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کے مہتمم مولانا مسعود قاسمی مدظلہ نے فرمایا: عقیدۂ ختم نبوت کے اوپر بڑے بڑے علماء اپنے خیالات کا اظہار کرچکے ہیں اور علوم و معارف کے خزانے لٹا چکے ہیں‘ اگر سرورِ عالمؐ نہ ہوتے تو یہ کائنات موجود نہ ہوتی‘ یہ دنیا میرے نبیؐ کے لئے بنی ہے‘ اگر اس دنیا میں میرے نبی کی عزت وناموس کا تحفظ نہیں ہوگا تو دنیا بھی قائم نہیں رہ سکتی‘ حکمران آئے روز اہلِ مغرب کے کہنے پر حکمران نبی کی عزت و ناموس کے تحفظ کے خلاف آئین میں تبدیلی کی بات کرتے ہیں‘ اہلِ مغرب مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے‘ جب تک مسلمان اہلِ مغرب کے دین کے تابع نہیں ہوجاتے۔

جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی رہنما مولانا محمد عبداللہ مدظلہ آف بھکر نے فرمایا: میرے بھائیو اور عزیزو! یہ مبارک اجتماع ہے‘ اس میں ہر سال ملک کے چوٹی کے علماء اور خطیب تشریف لاتے ہیں‘ میں بھی ہر سال اس اجتماع میں شرکت کی کوشش کرتا ہوں‘ بیان مقصود نہیں ہوتا‘ حکم ملتا ہے تو یہاں کے لئے حاضر ہوتا ہوں‘ اس مقام پر یہ پچیسواں اجتماع ہے‘ آپ ہر سال علماء سے ختم نبوت کے موضوع پر بیانات سنتے ہیں‘ ختم نبوت بنیادی عقیدہ ہے‘ جس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید کو ماننا ضروری ہے‘ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول ماننا ضروری ہے‘ اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننا ضروری ہے‘ صحابہ کرامؓ نے اس پر اجماع کیا ہے کہ جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے‘ اللہ تعالیٰ نے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا ہے‘ آپؐ کے اس منصب کا اعلان پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کیا‘ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرائض منصبی میں یہ شامل ہے کہ وہ اپنے مقاصد نبوت کا اعلان کرتے ہوئے‘ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اعلان کریں‘ حضورؐ کی ختم نبوت کا اعلان اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا‘ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”میرے بعد تیس دجال آئیں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔“

قرآن وحدیث کے واضح اعلان اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اجماع کے بعد کسی کے لئے یہ گنجائش نہیں ہے کہ وہ اس قسم کا دعویٰ کرے‘ مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریز نے نبی بنایا‘ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پڑھ لے تو وہ سمجھ لے گا کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے‘ مرزا قادیانی نے کہا:

”مجھ سے پہلے میرے ماں باپ کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی‘ اس کے بعد میں پیدا ہوا‘ میرے بعد میرے باپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی‘ میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد ہوں‘ یعنی آخری اولاد ہوں۔“

قرآن مجید اور حدیث پاک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے‘ اس کا مطلب یہی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں‘ خاتَم اور خاتِم کا معنی

آخری کا ہے۔

مرزا قادیانی کی کتابوں میں تضاد ہے، اگر کوئی شخص اس کی کتابوں کو پڑھ لے تو اس کو باشعور انسان ماننے کے لئے بھی تیار نہ ہوگا، ہماری شریعت بھی محفوظ ہے اور قرآن مجید کا ایک ایک حرف بھی محفوظ ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شریعت اور ختم نبوت کے محافظ ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی مدظلہ نے فرمایا: میرے دوستو! یہ ختم نبوت کی کانفرنس سال بہ سال بڑھتی چلی جارہی ہے اور انشاء اللہ بڑھتی ہی چلی جائے گی، میں مقرر اور خطیب نہیں ہوں، حکم ہوتا ہے حاضر ہوجاتا ہوں۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: جو شخص کسی مدعی نبوت سے دلیل نبوت پوچھتا ہے وہ شخص بھی کافر ہے، کیونکہ دلیل وہ طلب کرتا ہے جس شخص کو تردد ہوتا ہے، اس مسئلہ میں تردد کرنے والا کافر ہے، جیسے کسی حلالی شخص سے کوئی اس کے باپ کے بارے میں دلیل طلب کرے تو وہ برداشت نہیں کرسکتا، ایسے ہی ایک مسلمان اپنے نبی کی ختم نبوت پر کامل ایمان رکھتا ہے اور کسی جھوٹے نبی کو برداشت نہیں کرسکتا، ختم نبوت کے دلائل آپؐ کی نبوت کی حقانیت کے لئے پیش کئے جاتے ہیں، آپؐ کی شریعت کامل ومکمل ہے، قیامت کے دن بھی فیصلے آپؐ کی شریعت کے مطابق ہوں گے، ظالم و مظلوم کے درمیان فیصلے آپؐ کی شریعت کے مطابق ہوں گے، دین محفوظ ہے، قرآن کے الفاظ محفوظ ہیں، قرآن کا لہجہ بھی محفوظ ہے، حروف کے مخارج بھی محفوظ ہیں، قرآن کے نقوش بھی محفوظ ہیں، معانی بھی محفوظ ہیں، تورات اور انجیل محفوظ نہیں ہیں، قرآن اور شریعت کو اس لئے محفوظ رکھا گیا کہ آپؐ آخری نبی ہیں، اگر قرآن اور شریعت محفوظ نہ رہتے تو اور نبی کی ضرورت محسوس ہوتی، موسیٰ علیہ السلام کی شریعت اور کتاب میں تحریف ہوئی تو عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے، عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت اور کتاب میں تحریف ہوئی تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت اور کتاب محفوظ ہے، اس لئے کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں، اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کافر اور کذاب ہوگا، اور جو شخص اس سے نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ بھی دلیل طلب کرتے ہی کافر ہوجائے گا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی مدظلہ نے فرمایا: محترم دوستو اور مسلمان بھائیو! قرآن کریم کی ایک آیت اور اللہ کے آخری نبیؐ کی ایک حدیث آپ کے سامنے پڑھی ہے، اس کے متعلق کچھ عرض کروں گا، عالم کی بقا ہدایت سے وابستہ ہے اور ہدایت نبوت کے بغیر نہیں مل سکتی، عقل کی روشنی اور نور ہدایت کو حاصل کرنے کے لئے کافی نہیں، عقل کی روشنی اس وقت کام دے گی جب ہدایت کی روشنی اسے حاصل ہوگی، پہلا پیغمبر آدم علیہ السلام کو بنایا، پہلے انسان کو پہلا پیغمبر بنایا، نبوت کا سلسلہ جاری ہوا، آپؐ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے پیدا فرمایا اور بعثت بعد میں فرمائی۔''

نبوت بمنزلہ دائرہ کے ہے یہ سلسلہ آدمؑ سے شروع ہوا اور عیسیٰؑ پر اختتام ہوا، آدمؑ باپ ہیں ماں کی کمی رہی، عیسیٰؑ کی نبوت سے یہ کمی پوری فرمادی، اسی لئے فرمایا: ''عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ جیسی ہے۔''

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت مرکز دائرہ جیسی ہے، مرکز دائرہ کا وجود پہلے ہوتا ہے، ظہور بعد میں ہوتا ہے، آپؐ کی نبوت مرکز دائرہ جیسی ہے، مرکزی نبیؐ کی بعثت مرکزی شہری مکہ مکرمہ میں ہوئی، آپؐ ہی کے طفیل انبیاء کو نبوت نصیب ہوئی، آپؐ کا دین محفوظ بھی ہے اور مکمل بھی ہے، دین یہودیت اور دین مسیحیت محفوظ نہیں ہیں۔ دنیا میں جو نبی آیا وہ معصوم بن کر آیا، معصوم اسے کہتے ہیں گناہ جس کے قریب نہ جائے، انبیاء معصوم ہیں، صحابہ محفوظ ہیں، نبوت وہبی ہوتی ہے کسبی نہیں ہوتی، نبوت ایسی چیز ہے جس کی تعلیم کا انتظام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، غار حرا میں آپؐ پر وحی آئی، حکم ہوا ''اقرأ'' پڑھ آپؐ نے فرمایا: ''ما انا بقاری'' (میں پڑھنے والا نہیں ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پڑھ تیرا رب اکرم ہے تو آپؐ نے پڑھنا شروع کردیا، وہ پیغمبر جو چند منٹ پہلے فرمارہے تھے: ''ما انا بقاری'' وہی فرماتے ہیں، مجھے اولین اور آخرین کا علم دیا گیا ہے۔ پیغمبر کے تمام اعضاء پر اللہ تعالیٰ کا کنٹرول ہوتا ہے، پیغمبرؐ اپنی مرضی سے نہیں بولتے، آپؐ کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا:

''اللہ کے رسولؐ! میں آپ کی ہر بات لکھ لیتا ہوں، آپ کبھی غصہ کی حالت میں ہوتے ہیں، کیا آپؐ کی ہر بات لکھ لوں؟ آپؐ نے فرمایا: میری ہر بات اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔''

ایک صحابیہؓ نے آپؐ کے لئے بکری ذبح کی، آپؐ نے ایک لقمہ منہ میں لیا، اسے چبایا اور باہر نکال کر پھینک دیا اور فرمایا: یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کی گئی ہے، وہ حیران ہوگئی کہ آپؐ کو کیسے معلوم ہوا، فرمایا تمہاری زبان مجھے ...وے اور

کھاری' کھٹے میں فرق کرسکتی ہے' میری زبان حلال اور حرام بتاسکتی ہے۔ مرزا قادیانی مہدی مسیح' مثیل مسیح وغیرہ کے دعوے کرتا ہے یہ اپنے دعوؤں میں جھوٹا ہے۔

نبی خود کامل ہوتا ہے لوگوں کو کامل بناتا ہے' ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کامل ہیں' صحابہ کرامؓ کو کامل بنایا' پیغمبر کی تعلیم انسان کامل تیار کرتی ہے' مدارس میں پیغمبر کی تعلیم دی جاتی ہے' جس سے کامل انسان تیار ہوتے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف مدظلہ نے فرمایا: میرے معزز ومکرم دوستو اور بھائیو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''میں نے تمام انسانوں اور تمام جنوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔''

کھانا پینا ضرورت ہے' مقصد حیات' عبادت ہے' انسان عابد ہے اور اللہ تعالیٰ معبود ہیں' انسان نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں' اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ آدمؑ سے جاری فرمایا' آدمؑ ہمارے جسمانی باپ بھی ہیں اور روحانی باپ بھی ہیں' اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے انسان کو اپنی عبادت کا حکم دیا' نبوت کا سلسلہ آدمؑ سے شروع فرماکر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم فرمایا' علماء کو انبیاء کا وارث بنادیا' جو کام انبیاء کرتے تھے' اب وہ کام علماء کے ذریعے ہورہا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

بعد نماز جمعہ تلاوت کلام پاک سے آخری نشست کی کارروائی کا آغاز ہوا' تلاوت کلام پاک کے بعد شاعر ختم نبوت سید سلمان گیلانی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد نے فرمایا:

صدر گرامی قدر! لائق صد احترام علماء کرام' گرامی قدر سامعین: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد اس سالانہ کانفرنس میں آپ ملک کے گوشہ گوشہ سے شرکت فرماکر علماء کرام کے بیانات سے مستفید ہوئے' اپنے ایمان کو جلا بخشی' سب کے بیانات کا خلاصہ یہ ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے ایک سو دس آیات' دوسو احادیث' صحابہ کرامؓ کا پہلا اجماع ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہے' اس کانفرنس میں ہماری شرکت ہر سال آقاؐ کے ساتھ تجدید عہد ہے کہ ہم آپؐ کی ختم نبوت کا تحفظ کریں گے' حضرت امیر شریعتؒ نے فرمایا: ''جو ہمارے میاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نہیں وہ کسی کا نہیں''

ہمارے امیر ثالث حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے فرمایا: ''جب انسان خلائی سفر میں چاند پر جائیں گے تو ان میں ختم نبوت کا نمائندہ بھی شامل ہوگا' آقاؐ کی ختم نبوت کا تحفظ حرز جان بنالو۔''

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے فرزند نسبتی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی مدظلہ نے فرمایا: واجب الاحترام سامعین کرام! حضرات اکابرین آپ سے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اپنے ارشادات بیان کریں گے' بدھ کی شام کو میں نے کراچی سے سفر شروع کیا' منجانب اللہ میرے دل میں ایک بات ڈالی گئی' جس کا میں آپ کے سامنے اظہار کرتا ہوں' وہ بات یہ ہے کہ ہماری آقاؐ کے ساتھ نسبت پیدا ہوجائے' میرے محبوب کے ساتھ قرآن مجید کی نسبت ہوئی تو قرآن کی شان تمام آسمانی کتابوں سے بڑھ گئی' جو فرشتہ آپ کے پاس آیا وہ سید الملائکہ بن گیا' جس بستی میں آپؐ مبعوث ہوئے اسے ام القریٰ قرار دیا گیا' مدینہ طیبہ آپؐ کی ہجرت کی وجہ سے مدینہ منورہ بن گیا' پہاڑ تو بہت ہیں' جبل نور کی نسبت آپؐ کے ساتھ ہوئی تو اس پہاڑ کی عظمت بڑھ گئی' اگر ہماری نسبت آپؐ کے ساتھ ہوجائے تو ہماری عظمت اور شان بڑھ جائے گی' حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے: ''ختم نبوت کا ادنیٰ کارکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیکورٹی گارڈ ہے۔''

جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا عبدالغفور حیدری مدظلہ نے فرمایا: قابل صد احترام صدر جلسہ' علماء کرام اور سامعین! ہم سب کے لئے یہ سعادت کی بات ہے کہ ہم سب یہاں آکر آپ کی شان اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شان سنتے ہیں' ان محافل میں شریک ہوتے ہیں' انتہائی بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ جس ملک کو اسلام کے لئے حاصل کیا گیا اس میں ہمارے عقائد ونظریات محفوظ نہیں ہیں' قیام پاکستان کے وقت نعرہ یہ لگایا گیا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ ''لا الٰہ الا اللہ'' مسلمان یہ سمجھے کہ اس نعرہ کے پیچھے مکمل اسلامی نظام ہوگا' عدل وانصاف ہوگا' ہماری معیشت درست ہوگی' ساٹھ سال ہوگئے یہ مقاصد حاصل نہیں ہوسکے' آج تک صحیح معنوں میں یہ مسائل حل نہیں ہوئے' مساجد آباد ہیں' گھروں سے قرآن کریم کی تلاوت کی صدائیں آرہی ہیں' یہ علماء کرام کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہے' ناموس رسالت کے لئے مسلمانوں نے قربانیاں دیں' اسمبلی میں یہ مسئلہ حل ہوا' لیکن قادیانی اپنے آپ کو دنیا بھر میں مسلمان کہتے ہیں۔ علماء کرام کی طویل جدوجہد کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا' لیکن قادیانی اپنے آپ کو کافر تسلیم نہیں کرتے ' قادیانیوں کے خلاف لکھی گئی کتابوں پر پابندی لگادی گئی ہے اور ان کتابوں کو فرقہ وارانہ کتب قرار

دے کر قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ تسلیم کیا گیا یہ انتہائی شرم کی بات ہے۔ جب رسول اللہؐ کے خاکے شائع ہوئے تو وزیراعلیٰ پنجاب نے صوبہ بھر میں جلسے جلوسوں پر پابندی لگادی' حالانکہ یہ ناموسِ رسالت کا مسئلہ تھا جبکہ میراتھن ریس حکومت اور پولیس کی سرپرستی میں ہوئی' بے حیائی' فحاشی اور عریانی کو حکومت فروغ دے رہی ہے' ملک ہمارا ہے ہم سب نے مل کر اس کا تحفظ کرنا ہے' حدود آرڈی نینس بل حکومت اپنی مرضی سے پاس کرا کے مغرب کی طرز کا مادر پدر آزاد معاشرہ قائم کرنا چاہتی ہے۔

خطیب العصر علامہ سیّد عبدالمجید ندیم شاہ مدظلہ نے فرمایا: اربابِ علم و دانش اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام کے ناظم عمومی مولانا حیدری صاحب! ختم نبوت کانفرنس کا یہ پچیسواں اجتماع ہے' جو آج ہی کی نشست پر اختتام پذیر ہو رہا ہے' اللہ تعالیٰ آپ سب کو سلامت رکھے' نئی بات کوئی نہیں ہوگی ہم تو وہی چودہ سو سال پہلے والی بات سنا رہے ہیں' حقیقت یہ ہے کہ ہم آج تک ایک آیت: ''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' کے ساتھ انصاف نہیں کر سکے۔

حبیب ابن زیدؓ اس آیت سے انصاف کرتے ہوئے مسیلمہ کذاب کے ہاتھوں شہید ہوگئے' میں انہیں ناموسِ رسالت کا پہلا شہید کہتا ہوں۔ حبیب ابن زیدؓ کی والدہ محترم ام عمارہؓ نے جب اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک مسیلمہ کذاب کو مردار ہوتا نہ دیکھ لوں' چنانچہ ام عمارہؓ کی یہ دعا قبول ہوئی اور دورِ صدیقی میں مسیلمہ کذاب جہنم رسید ہوا' حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے ۲۷ ماہ کے زمانہ خلافت میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کا قلع قمع کیا' مرتدین کی سرکوبی کی' منکرین زکوٰۃ سے جہاد کیا' آپ کا دورِ خلافت خلفائے راشدین کے لئے مشعل راہ ہے' حضرت ابوبکر صدیقؓ مجاہدین بدر اور حفاظ قرآن کو جہاد میں بہت کم بھیجتے تھے' ان کو بچاتے تھے' لیکن مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کے لئے حفاظ قرآن اور مجاہدین بدر کو بھیجا' سات سو حفاظ قرآن شہید ہوگئے' سیّدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنے محبوب کی عزت و ناموس کا تحفظ کیا' مسیلمہ کے خلاف جنگ میں ایک موقع پر چالیس صحابہ کرامؓ نے چالیس ہزار منکرین ختم نبوت سے مقابلہ کیا' یہ عشق و مستی کی جنگ تھی' جب صحابہ کرامؓ کی جماعت مسیلمہ کذاب کے قلعہ میں داخل ہوئی تو چپکے سے ایک بڑھیا ام عمارہؓ بھی داخل ہوگئی اور مسیلمہ کے قریب پہنچ گئی' اسی اثناء میں ایک تلوار چمکی اور مسیلمہ جہنم رسید ہوگیا' ام عمارہؓ نے دیکھا تو یہ وحشی بن حرب کی تلوار تھی' جس نے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا' اسلام قبول کر لینے کے بعد ان کی یہ تمنا تھی کہ کوئی کفار کا سرداران کے ہاتھوں جہنم رسید ہو' اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ تمنا پوری کردی' اس جنگ میں تقریباً بارہ سو مسلمان شہید ہوئے' جن میں سات سو سے زائد حفاظِ قرآن تھے' مسیلمہ کذاب کی فوج کے تیس ہزار سے زائد افراد جہنم رسید ہوگئے۔ پاکستان اسلام کے نظریہ پر قائم ہوا' اسلام نے پاکستان بنایا' پاکستان کو بچانا ہے تو اسلام کے مسلمات کا تحفظ کیا جائے۔

آخری نشست کی صدارت جامعہ مدنیہ (جدید) لاہور مولانا سیّد محمود میاں مدظلہ نے کی جبکہ کانفرنس کا اختتام جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے مہتمم مولانا مفتی محمد طیب کی دعا سے ہوا۔

☆☆..........☆☆

قادیانی ملک میں دوسرا اسرائیل بنانا چاہتے ہیں' حکومت ان پر کڑی نظر رکھے: مولانا غلام مصطفیٰ

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) جامع مسجد آنگہ جامع مسجد جابہ' جامع مسجد نوشہرہ' جامع مسجد اچھالی' جامع مسجد کرنڈھی' جامع مسجد تلہ گنگ میں ختم نبوت کے موضوع پر درس دیئے اور جماعتی احباب سے ملاقاتیں کیں۔ مدرسہ دارالعلوم مدنیہ چنیوٹ کے سالانہ جلسہ سے اور مدرسہ جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد روڈ چنیوٹ کے سالانہ جلسہ اور مدرسہ فتح العلوم وضیاء العلوم کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانیوں کے دجل وفریب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی سرگرمیاں بیان کیں' جامع مسجد حذیفہ میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ جامع مسجد احمد والا میں سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں' ان کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے' یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں اور ملک میں دوسرا اسرائیل بنانا چاہتے ہیں' حکومت ان پر کڑی نظر رکھے۔ سلانوالی میں جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد عمر' جامع مسجد بلال میں ختم نبوت کے موضوع پر درس دیئے۔ جامع مسجد محمدیہ موضع ڈاور میں بارہویں فتح ساحلہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ نے قادیانیوں کی کفریہ سرگرمیاں بیان کیں اور انہیں دعوت اسلام دی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اسلام کی عظمت کے لئے کوششوں کو سراہا۔

ضروری اعلان

عیدالفطر کی تعطیلات کے باعث شمارہ ۴۰/۴۱ کو یکجا کیا جارہا ہے۔ ایجنسی ہولڈرز اور قارئین حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

سہ ماہی ردّ قادیانیت تربیتی کلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردّ قادیانیت پر تیاری کے لئے وفاق المدارس کے سند یافتہ علماء کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے

امسال بھی

۱۵/شوال ۱۴۲۷ھ سے مجوزہ کلاس کا آغاز ہوگا

کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا ''جید اًجدّ اً'' میں وفاق کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے' نیز اردو تعلیم میں میٹرک پاس ہونا ضروری ہے' شرکاء کورس کو قیام وطعام کے علاوہ 1000 روپے اعزازیہ بھی دیا جائے گا۔

ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے نئے علماء کرام توجہ فرمائیں

☆ ۵/شوال المکرّم ۱۴۲۷ھ تک درخواست قلمی' سادہ کاغذ پر بھجوادیں۔

☆ فوٹو کاپی سند وفاق المدارس' فوٹو کاپی سند میٹرک' فوٹو کاپی شناختی کارڈ ہمراہ درخواست لف کریں۔

رابطہ کیلئے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (مرکزی ناظم تبلیغ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ' ملتان فون: 4514122 فیکس: 4542277

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدِ باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختمِ نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختمِ نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے
زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون، 4583486-4514122 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کر کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مدکی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمٰن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ